REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS, FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود ۔

REGD. NO. P. 67.

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۲ — شمارہ ۲۰

شرح چندہ: سالانہ ۱۰ روپے ۔ ششماہی ۵ روپے ۔ ممالک غیر ۲۰ روپے ۔ فی پرچہ ۲۵ پیسے

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقا پوری
نائب ایڈیٹر:- جاوید اقبال اختر

THE WEEKLY BADR QADIAN.

۱۳ ربیع الثانی ۱۳۹۳ھ ۔ ۱۷ ہجرت ۱۳۵۲ ہش ۔ ۱۷ مئی ۱۹۷۳ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۵ ہجرت (مئی) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ ۲ ہجرت تک کی اطلاع مظہر ہے کہ "زکام کی تکلیف چل رہی ہے اور ٹمپریچر نارمل نہیں ہوا۔" احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں کامیابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

★— حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا کو جگر وں کی تکلیف چل رہی ہے۔ احباب سیدہ ممدوحہ کی صحت و سلامتی کے لئے بھی دعائیں جاری رکھیں۔

★— بیگم حضرت سید میر داؤد احمد صاحب کی طبیعت پر میر صاحب کی وفات کا کافی اثر ہے، کھانا ہضم نہیں ہوتا۔ احباب موصوفہ کی صحت و سلامتی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

قادیان ۱۵ ہجرت (مئی)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال خیریت سے ہیں البتہ عزیز میاں کلیم احمد صاحب سلمہ کو چھوٹی چکن پاکس نکلی آئی تھی۔ ٹمپریچر تو نارمل ہو گیا ہے لیکن دانے ابھی خشک نہیں ہوئے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے ——— ★ —— سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہِ شفقت محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ایم۔ اے ابن حضرت مرزا عزیز احمد صاحبؓ کو ناظر خدمت درویشاں مقرر فرمایا ہے ۔

انگلستان میں جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی و تربیتی سرگرمیاں!

از محترم مولوی عطاء المجیب صاحب راشد نائب امام مسجد فضل لنڈن

انگلستان میں جماعتِ احمدیہ کی طرف سے تبلیغی مشن کا قیام ۱۹۱۳ء میں ہوا۔ ۱۹۲۴ء میں جماعت کو دارالحکومت لندن میں ایک خوبصورت مسجد تعمیر کرنے کی سعادت حاصل ہوئی جو مسجد فضل کے نام سے موسوم ہے۔ انگلستان مشن کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہت نمایاں رنگ میں تبلیغ اسلام کرنے اور احبابِ جماعت کی دینی اور علمی تربیت کے مواقع ملتے رہتے ہیں۔ مشن کی سرگرمیوں کا اندازہ درجِ ذیل رپورٹ سے کیا جا سکتا ہے جو صرف ماہِ مارچ ۱۹۷۳ء کی مساعی سے متعلق ہے۔

لٹریچر کی تقسیم

تبلیغِ اسلام کا ایک بہت بڑا ذریعہ لٹریچر کی تقسیم ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنی کتاب "فتحِ اسلام" میں کتب و رسائل کو غلبہ اسلام کے ذرائع میں سے ایک اہم ذریعہ قرار دیا ہے۔ کتب کے سلسلہ میں حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی کا انگریزی ترجمہ TEACHIN OF ISLAM ایک معرکۃ الآراء کتاب ہے۔ جو شخص بھی اس کتاب کو سنجیدگی سے مطالعہ کرتا ہے وہ یقیناً اسلام کی اعلیٰ تعلیمات اور ان کی فضیلت کا قائل ہو جاتا ہے۔

ایک عرصہ سے لندن مشن کی طرف سے یہ کتاب طالبانِ حق کی خدمت میں بلاقیمت پیش کی جا رہی ہے۔ حال ہی میں لندن کے مشہور اخبار TIMES میں اس کے بارہ میں اشتہار دیا گیا تو بے شمار خطوط موصول ہوئے۔ اندازہ ہے کہ اب تک تین سو سے زائد کتب ارسال کی جا چکی ہیں۔ لندن کے علاوہ ویک فیلڈ اور ہڈرز فیلڈ کی جماعتوں نے بھی مقامی اخبارات میں اشتہارات دیئے ہیں۔ عنقریب یہی طریق جلنگھم میں بھی شروع کیا جائے گا۔

CORRESPONDENCE COURSE کا جو مفید سلسلہ شروع کیا گیا ہے اس کے لئے بھی متعدد خطوط موصول ہوئے۔ ان سب احباب کو کتب بھجوا دی گئی ہیں۔

اسلام پر تقاریر

تبلیغ اسلام کا ایک اور بڑا ذریعہ تقاریر ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مختلف کالجوں، سکولوں اور دیگر کلبوں وغیرہ میں اسلام کے بارہ میں تقاریر کرنے کا موقعہ ملتا رہتا ہے۔ ۹ مارچ کو خاکسار نے شمالی لندن میں HEMPSTEAD SCHOOL میں اسلام کے بارہ میں دو تقاریر کیں۔ دو مختلف کلاسوں کے سامنے اسلام کے بنیادی عقائد اور ارکان کی وضاحت کی۔ اور آخر میں ان کے سوالات کے جوابات دیئے۔

اسی طرح خاکسار نے WIMBLEDON HIGH SCHOOL میں اسلام کے بارہ میں لیکچرز کا ایک سلسلہ شروع کیا۔ ماہِ مارچ میں مجموعی طور پر کل سات لیکچرز دیئے۔ ارکانِ اسلام، عملی عبادات اور عام زندگی کے بارے میں اسلامی تعلیمات کی وضاحت کی گئی۔ نیز سوالات کے جوابات دیئے گئے۔

وفود کی آمد

مسجد کی دیگر برکات کے علاوہ ایک بہت بڑی برکت یہ ہے کہ اس وجہ سے زائرین کثرت سے آتے رہتے ہیں۔ اور یہ بات تبلیغِ اسلام کی ایک بنیاد اور تمہید بن جاتی ہے۔ ماہِ مارچ میں دو گروپ مسجد دیکھنے کے لئے آئے۔ پہلا گروپ ۷ مارچ کو FURZDOWN COLLEGE سے آیا۔ بارہ طلبہ اور دو اساتذہ پر مشتمل تھا۔ مکرم و محترم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد فضل لندن نے اراکینِ وفد کو مسجد دکھانے کے بعد تعارفِ اسلام کی بنیادی باتوں سے آگاہ کیا۔ دوسرا گروپ ایک SYNOGOGUE سے آیا۔ اس میں پندرہ افراد شامل تھے۔ اس موقع پر بھی مکرم جناب بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لندن نے اراکین وفد کو اسلامی تعلیم سے آگاہ کیا۔ اور سوالات کے جوابات دیئے۔ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے بھی وفد کے ممبران سے ملاقات کی۔ اور بات چیت کی۔ ممبرانِ وفد نے مسجد فضل میں نمازِ مغرب اور عشاء کے وقت نماز کی ادائیگی کا طریق دیکھا۔ اسلام کا پیش کردہ طریقِ عبادت ایسا موثر ہے کہ ہر دیکھنے والا اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا۔

دورہ جماعت ساؤتھ آل

مورخہ ۴ مارچ کو مکرم و محترم امام صاحب نے ساؤتھ آل کی جماعت کا دورہ کیا۔ اس موقع پر مکرم و محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ جماعت کا اجلاس ایک احمدی دوست کے مکان پر محترم امام صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت کے بعد مکرم بشیر احمد صاحب شیدا صدر جماعت ساؤتھ آل نے کام کی مختصر رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد محترم جناب امام صاحب نے اپنے خطاب میں کام کی رفتار پر تسلی کا اظہار کرتے ہوئے بعض امور کی طرف توجہ دلائی جن میں ابھی بہت کمی باقی ہے۔ آخر میں محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ اور بہت مؤثر انداز میں احبابِ جماعت کو اصلاحِ نفس اور اپنے بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دلائی۔ اجلاس میں حاضری تسلی بخش تھی۔

سٹڈی سرکل

ماہِ مارچ میں سٹڈی سرکل کے دو اجلاس منعقد ہو چکے ہیں۔ اس مجلس میں اب خاص طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مضامین کو بیان کرنے کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ پہلے اجلاس میں جو تین مارچ کو ہوا مکرم جناب بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد نے کتاب "توضیح مرام" کے آخری حصہ کے مضامین کا خلاصہ بیان کیا۔ دوسرے اجلاس میں جو ۱۷ مارچ کو ہوا مکرم امام صاحب نے کتاب "فتحِ اسلام" کا خلاصہ بیان کیا۔ سٹڈی سرکل کا آئندہ اجلاس ۳۱ مارچ کو ہو رہا ہے۔ اس میں کتاب "چشمۂ مسیحی" کے مضامین پر روشنی ڈالی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سٹڈی سرکل کا سلسلہ بہت مفید ثابت ہو رہا ہے۔

ریڈیو پروگرام میں شمولیت

بی بی سی لندن پر اکثر اس قسم کے پروگرام ہوتے ہیں جن میں کسی ایک مسئلہ پر مختلف لوگ اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں۔ اس پروگرام میں شمولیت کے لئے کسی کو ریڈیو سٹیشن جانے کی بھی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ ریڈیو والوں کو فون کرنے سے وہ [illegible] پروگرام میں شامل ہو جاتا ہے۔ اور جس وقت فون پر بات [illegible] ہو رہی ہوتی ہے [illegible] اسی وقت ریڈیو پر [illegible] ہو رہی ہوتی ہے۔

۱۴ مارچ کو اطلاع ملنے پر کہ آج اس ریڈیو پر

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۳ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۷ ہجرت ۱۳۵۲ ہش!

جماعتِ احمدیہ نمائش گاہِ عالم میں

بے شمار سجدے آج ہر احمدی کی پیشانی میں مضطرب ہیں۔ اُس قادر و توانا خدا کی بارگاہ میں عجز و نیاز سے پیش ہونے کے لئے جس نے اپنے وعدوں کے مطابق اپنی تائید و نصرت کے سائبان کے نیچے ہماری جماعت کو غیر معمولی مخالفانہ حالات میں اتنی سرعت کے ساتھ ترقی عطا فرمائی ہے کہ دنیا کے بیشتر ممالک میں ہمارے قدم بڑی مضبوطی کے ساتھ جم چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور قرآنِ کریم کی عظمت کو دنیا سے تسلیم کروا لینے کا ایک بڑا عظیم الشان مشن سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سپرد ہؤا تھا جسے اس چھوٹی سی جماعت نے بڑے ہی صبر اور استقامت کے ساتھ ابتلاؤں کی سلگتی ہوئی بھٹیوں میں سے گزر کر بڑے سلیقے اور بڑی قربانیوں کے ذریعہ آگے بڑھایا ہے۔ اپنی حقیر کوششوں اور ناچیز قربانیوں کی بارگاہِ ربّ العزت میں مقبولیت کو دیکھ کر اگر ہم رات اور دن آستانۂ الوہیت پر سجدہ ریز رہیں تب بھی ہم اس نصرتِ خداوندی کے شکر کا حق ادا نہیں کر سکتے۔ جس نے ہم کمزوروں کی دستگیری کی۔ اور ہمیں نمائش گاہِ عالم کے سٹیج پر لا کھڑا کیا ہے۔ اور آج دنیا کی مجالس میں ہمارا ذکر ہونے لگا ہے۔ کہیں مخالفانہ اور کہیں موافقانہ۔

جہاں تک موافقانہ ذکر کا تعلق ہے ہم ان تمام طبقوں کے شکر گذار ہیں جو حق کی تائید میں آواز اٹھاتے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہم کسی مخالفانہ پروپیگنڈہ سے گھبراتے نہیں اور نہ ہی اشتعال میں آتے ہیں۔ بلکہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے مخالفین کی آنکھیں کھولے اور وہ اشاعتِ اسلام کی مہم میں ہمارے ساتھ ہم آہنگ ہو کر ہمارے شانہ بشانہ چلیں تاکہ امتِ مرحومہ کے دن جلد پھریں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی زندگی میں اغیار سے بہت کچھ سُنا اور نہ صرف برداشت کیا بلکہ ان کے لئے دعائیں کیں۔ اور اپنی اس مہم کو جاری رکھا جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی اشاعت کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپؑ کے سپرد فرمایا تھا اور فرمایا کہ ؎

کافر و ملحد و دجّال ہمیں کہتے ہیں
نام کیا کیا غمِ ملت میں رکھایا ہم نے

لیکن مرورِ زمانہ کے ساتھ ساتھ وہی کافر کہنے والے اللہ تعالیٰ سے قبولِ حق کی توفیق پاتے چلے گئے۔ اور شدید ترین مخالفین نورِ ہدایت سے منور ہو کر آپ کے غلاموں میں شامل ہوتے چلے گئے۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تقویت کا باعث بنتے چلے گئے۔ چنانچہ آج خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی جو ایک کروڑ تعداد ہو چکی ہے اس میں لاکھوں افراد وہ بھی ہیں جو کسی زمانہ میں احمدیت کے شدید ترین معاند تھے۔

لہٰذا ہماری جماعت جو اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر کامل یقین رکھتی ہے اسے درمیانی ابتلاؤں پر گھبرانا نہیں چاہیئے۔ کیونکہ یہ ابتلا بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بہت پہلے سے دی گئی خبروں کے مطابق ہیں۔ حضورؑ فرماتے ہیں:-

”.... وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دُنیا ان کے ساتھ سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی وہ آخر فتحیاب ہوں گے۔ اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے۔“

(الوصیّت)

ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے اسّی سالہ تجربہ رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ خود ہمارا پُشتیبان ہے۔ اس نے ہمارے شدید ترین ابتلاؤں کے موقع پر آسمان سے ہمارے لئے سکینت اُتاری اور ہر اس وقت اپنی تائید و نصرت کا ہاتھ ہماری طرف بڑھایا جب معاندینِ احمدیت ہمیں تختۂ زمین سے نابود کرنے پر تُلے ہوئے تھے۔ اور بظاہر ہمارے بچاؤ کی ساری تدبیریں ختم ہو چکی تھیں۔

پس خدا تعالیٰ پر یقینِ کامل اور اس کے ساتھ حقیقی تعلق قُرب ہی ایسی چیز ہے جو جماعت کو اللہ تعالیٰ کے رحم و کرم اور نصرت کا مورد بنا سکتی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی ضروری ہے کہ ہم رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر پُوری طرح عمل کر کے اپنے نیک نمونہ سے حقیقی احمدی بن کر دُنیا کی توجہ کو اپنی طرف کھینچیں۔ ہماری جماعت تیزی کے ساتھ ترقی کرتے ہوئے اب اس مقام پر خدا تعالیٰ کے فضل سے پہنچ چکی ہے کہ عقائد و تعلیمات کے لحاظ سے ہم میدان مار چکے ہیں۔ اور اب دُنیا ہمیں ہمارے اعمال کے آئینہ میں دیکھ رہی ہے۔ گویا دنیا میں مذاہبِ عالم کی ایک نمائش گاہ ہے جس میں چاروں طرف سے دُنیا عین وسط میں بنے اس سٹیج کی طرف دیکھ رہی ہے جس پر جماعت احمدیہ تنقیدی نگاہوں کی زد میں ہے۔ اس لئے آئیے ہم سب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تعلیم پر پُوری طرح عمل پیرا ہو جائیں:-

”میری تمام جماعت جو اس جگہ حاضر ہیں یا اپنے مقامات میں بُود و باش رکھتے ہیں اس وصیت کو توجہ سے سُنیں کہ وہ جو اس سلسلہ میں داخل ہو کر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مریدی کا رکھتے ہیں۔ اس سے غرض یہ ہے کہ تا وہ نیک چلنی اور نیک بختی اور تقوٰے کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ جائیں اور کوئی فساد اور شرارت اور بدچلنی اُن کے نزدیک نہ آسکے۔ وہ پنج وقت نماز باجماعت کے پابند ہوں۔ وہ جھوٹ نہ بولیں۔ اور کسی کو زبان سے ایذاء نہ دیں۔ وہ کسی قسم کی بدکاری کے مُرتکب نہ ہوں اور کسی شرارت اور ظلم اور فساد اور فتنہ کا خیال بھی دل میں نہ لاویں۔ غرض ہر ایک قسم کے معاصی اور جرائم اور ناکردنی اور ناگفتنی اور تمام نفسانی جذبات اور بے جا حرکات سے مجتنب رہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے پاک دل اور بے شرّ اور غریب مزاج بندے بن جائیں۔ اور کوئی زہریلا خمیر اُن کے وجود میں نہ رہے۔“

(تبلیغِ رسالت جلد ہفتم صفحہ ۴۲)

یہی وہ زرّین اسلامی تعلیم ہے جس کے احیاء کے لئے جماعتِ احمدیہ کو قائم کیا گیا ہے تا دوبارہ نام کے مسلمانوں کو حقیقی مسلمان بنایا جائے اور ان میں حُبّ اللہ، عشقِ رسولؐ اور دینِ اسلام کی خاطر فدائیت کا جذبہ پیدا کیا جائے اور تمام دُنیا اسلام کے نور سے منوّر ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ جماعت کے تمام دوستوں کو اس پاک تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق بخشے اور ہر آن حافظ و ناصر رہے آمین۔

(ف۔ا۔گ)

محترم سیّد داؤد احمد صاحب کی المناک رحلت کی خبر سُن کر

(۲۵ شہادت ۱۳۵۲ ہش)

(۱)
دِل پہ وہ زخم لگا ہے کہ الٰہی توبہ
جس کے اظہار سے میری یہ زباں عاجز ہے
ہوگئی پوری تری مرضی کہ تُو مالک ہے
تیرے احکام کے آگے یہ جہاں عاجز ہے

(۲)
جانے والے تری رفتار کے قرباں جاؤں
کوئی منزل ترے قدموں کیلئے دُور نہ تھی
منزلِ عمر بھی طے کی تو بڑی تیزی سے
گویا دُنیا کی یہ منزل تجھے منظور نہ تھی

(۳)
تیرے سینہ میں جو دِل تھا وہ غریبوں کیلئے
بے سہاروں کے لئے اور یتیموں کے لئے
بہرِ تالیف سدا درد سے لبریز رہا
زندگی گذری تری رنج کے ماروں کیلئے

(۴)
جاں نثارانِ خلافت کی صفِ اوّل میں
تجھ کو آنکھوں نے سدا سینہ سپر دیکھا ہے
اے وفاکیش تجھے خونِ جگر سے ہم نے
سینچتے کشتِ وفا شام و سحر دیکھا ہے

(۵)
آئیگا جب بھی ترا ذِکر کسی محفل میں
تیری تصویر اُتر جائے گی فوراً دِل میں
نام داؤد تھا اور کام بھی داؤدی تھے
تُو وہ تھا بحر جو محدود نہ تھا ساحل میں

(۶)
تیرے ہمعصر سبھی رنج میں ہیں ڈوبے ہوئے
تیرے معصوم تلامیذ کی آنکھیں گریاں
دُور بیٹھے ہوئے درویش بھی دلگیر ہیں آج
گویا ہم سب درِ مولا پہ ہیں فریاد کناں

(۷)
جانے والے تیرا مسکن ہو خدا کی آغوش
تیرا مرقد بھی سدا مہبطِ انوار رہے
اور شبّیر جو اس صدمہ سے رنجور ہؤا
اُلفتِ یارِ حقیقی کا طلبگار رہے

(شبّیر احمد بی۔اے۔ ربوہ)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے راستہ کی طرف دعوت دینے کا قرآنی طریق اور اس کے مختلف پہلو

پیغام حق پہنچانے کیلئے تین چیزوں کا ہونا ضروری ہے۔ قولِ احسن۔ عملِ صالح۔ رُوح کی پکار

اس راہ میں کامیاب وہی ہوتے ہیں جو زبان سے ہی دعوت نہیں دیتے بلکہ عملی نمونہ سے بھی لوگوں کو خُدا کی طرف بلاتے ہیں اور ان کی رُوح آستانۂ الٰہی پر پڑی ہوئی ہوتی ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۲ رشہادت ۱۳۴۷ ہش مطابق ۱۲ راپریل ۱۹۶۸ء بمقام مسجد مُبارک ربوہ

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیاتِ قرآنیہ کی تلاوت فرمائی :۔

وَقُلْ لِعِبَادِي يَقُوْلُوا الَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۔ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ ۔ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ۝

(بنی اسرائیل آیت ۵۴)

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۔

(النحل آیت ۱۲۶)

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۔ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ۔ وَمَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَمَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ۔

(حٰم سجدہ آیات ۳۴ تا ۳۶)

اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ ۔ وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ۔

(المومنون آیات ۹۷-۹۸-۹۹)

اس کے بعد فرمایا :۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کی زبان کو بھی آزاد نہیں چھوڑا۔ اس پر بہت سی پابندیاں عاید کی ہیں اور

ایک مومن کا فرض

قرار دیا ہے کہ وہ صرف سچ ہی بولنے والا نہ ہو، صرف قولِ سدید ہی کا پابند نہ ہو بلکہ احسن قول کی پابندی کرنے والا ہو۔ اور حکمت یہ بیان کی کہ اگر تم ایسا نہیں کروگے تو شیطان تمہارے درمیان فساد ڈال دیگا۔ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ۔

انسان کی زبان کا اعمالِ صالحہ میں سے ہر عمل کے ساتھ تعلق پیدا ہو سکتا ہے۔ اور ہر عمل کو انسان کی زبان ضائع بھی کر سکتی ہے۔ اس لئے انسان کی زبان کو، اس کے قول کو، اس کے اظہار کو اسلام نے بڑی ہی اہمیت دی ہے۔ اور اسے اس طرف متوجہ کیا ہے کہ اگر تم اپنی زبان سنبھال کر نہیں رکھوگے تو اللہ تعالیٰ کے غضب کے مورد بن جاؤگے۔ اور خدا تعالیٰ کا قُرب حاصل کرنے کی بجائے شیطان کے مقرّب ٹھہروگے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی

اُصولی تعلیم کی طرف اِشارہ

کرتے ہوئے یہ فرمایا ہے ؎

بدبخت تر تمام جہاں سے وہی ہوا
جو ایک بات کہہ کے ہی دوزخ میں جاگرا
پس تم بچاؤ اپنی زباں کو فساد سے
ڈرتے رہو عقوبتِ ربّ العباد سے
دو عضو اپنے جو کوئی ڈر کر بچائے گا
سیدھا خدا کے فضل سے جنّت میں جائیگا
وہ اِک زباں ہے عضوِ نہانی ہے دوسرا
یہ ہے حدیثِ سیّدنا سیّد الوریٰ

(براہینِ احمدیہ حصہ پنجم)

غرض جہاں تک عام بول چال کا تعلق ہے، اظہار کا تعلق ہے، جب دو انسانوں کے درمیان واسطہ پیدا ہوتا ہے، ایک دوسرے کے سامنے آتے ہیں، ایک دُوسرے کے افسر یا ماتحت ہوتے ہیں۔ ایک دوسرے کی نگرانی میں ہوتے ہیں۔ ایک دوسرے کے راعی اور رعیت بنتے ہیں، سب کے لئے خواہ وہ دنیوی لحاظ سے اور انتظامی لحاظ سے بالا مقام رکھتے ہوں، خواہ وہ دنیوی لحاظ سے بالا مقام نہ رکھتے ہوں، ماتحتی کا مقام رکھتے ہوں، خواہ وہ سکھانے والے ہوں یا سیکھنے والے ہوں۔ اثر انداز ہونے والے ہوں، یا اثر کو قبول کرنے والے ہوں۔

ہر ایک کے لئے یہ حُکم

دیا ہے کہ

يَقُوْلُوا الَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ

جو سب سے اچھی بات ہے، جو سب سے اچھے طریقہ پر بات ہو اس کی پابندی کرو ورنہ تم شیطان کیلئے رخنوں کو کھولتے ہو۔ زبان سے ایک بڑا کام الٰہی سلسلوں میں یہ لیا جاتا ہے (اور "زبان" کے اندر "قول" کے اندر ہر قسم کا اظہار ہے) کہ تمام بنی نوعِ انسان کو

اللہ تعالیٰ کے راستے کی طرف دعوت

دی جاتی ہے۔ اس لئے آج جن کو میں مخاطب کرنا چاہتا ہوں وہ صرف پاکستان سے تعلق نہیں رکھتے بلکہ میرے مخاطب تمام وہ لوگ ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف اپنے کو منسوب کرتے ہیں اور دُنیا کے مختلف ممالک میں رہائش پذیر ہیں اور میں انہیں اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے ایک صداقت کو صداقت سمجھ کر قبول کیا ہے۔ آپ اس یقین پر قائم ہوئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ آپ کے لئے قرآنی ہدایت کی ان راہوں کی نشاندہی کی ہے جو

قُربِ الٰہی تک پہنچانے والی

ہیں اور آپ کے دِل میں یہ درد پیدا ہوتا ہے کہ جس صداقت کو، جس روشنی کو، جس نُور کو، جس جنّت کو، جس نعمت کو آپ نے پایا ہے آپ کے دوسرے بھائی بھی اسے پائیں اور اسے سمجھیں اور اس سے فائدہ اٹھائیں اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے وہ بھی وارث ہوں۔ اس کے لئے آپ کو اظہار کرنا پڑتا ہے۔ زبان سے بھی، اشاروں سے بھی، بعض دفعہ خاموشی سے بھی۔ اور تحریر سے بھی اور عمل سے بھی۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارے دِل میں ایک

زبردست خواہش

پیدا ہوگی کہ وہ جنہوں نے اسلام کی صداقت کو قبول نہیں کیا اور اس کی حقانیت کو نہیں سمجھا اور اس کی رُوح کو حاصل نہیں کیا اور اللہ تعالیٰ کی معرفت سے وہ محروم ہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ابدی فیوض سے وہ ناواقف ہیں، یہ لوگ بھی ان تمام باتوں کو سمجھیں اور پہچانیں اور اس زندگی اور اس زندگی کی بہبود کا اور کامیابی اور فلاح کا سامان

پیدا کریں۔ ہم تمہیں یہ کہتے ہیں کہ تم اپنے ربّ کے راستہ کی طرف ان لوگوں کو ضرور بُلاؤ لیکن یاد رکھو کہ یہ دعوت (اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ)

حکمت اور موعظہ حسنہ

کے ساتھ ہونی چاہیئے۔

حکمت کے ایک معنی تو یہ ہیں کہ علم اور عقل کے ذریعہ حق کو درست پانا اور احقاقِ حق کے لئے علمی اور عقلی دلائل دینا (جن سے قرآنِ عظیم بھرا ہوا ہے) پس اللہ تعالیٰ یہاں یہ فرماتا ہے کہ علمی اور عقلی دلائل ان لوگوں کے سامنے رکھو جو اپنے ربّ کو پہچانتے نہیں۔ دوسرے معنی حکمت کے قرآن کریم اور اس کے مضامین اور اس کی تفسیر کے ہیں۔ جیسا کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہاں یہ فرمایا کہ قرآن کریم میں بہت سے

رُوحانی، علمی اور عقلی دلائل

رکھے گئے ہیں۔ اور وہی مضبوط تر اور بہتر دلائل ہیں۔ یعنی تم قرآن کریم کے ذریعہ اپنے ربّ کے راستہ کی طرف مخلوقِ خدا کو بُلاؤ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے (اور یہ تیسرے معنی ہیں) کہ

اَلصَّمْتُ حُكْمٌ وَّقَلِيْلٌ فَاعِلُهٗ

(مفرداتِ راغب میں ہے کہ یہاں حکم سے مراد حکمت ہے) اور آپؐ نے یہ فرمایا کہ خاموشی بھی بعض دفعہ حکمت میں شامل ہوتی ہے۔ لیکن کم ہیں جو اسے سمجھتے اور اس پر عمل کرتے ہیں۔ جس وقت مخالفِ اسلام اپنی مخالفت میں بڑھ جاتا ہے اور امن کی فضا کو مکدر کرکے فتنہ و فساد کو پھیلانا چاہتا ہے اُس وقت

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ

کے یہ معنے ہوں گے کہ اس کے جواب میں خاموشی اختیار کرکے اللہ تعالیٰ کی راہ کی طرف تم بُلاؤ کیونکہ

خاموشی بھی ایک بلیغ زبان ہے

جو بسا اوقات بڑی ہی مؤثر ثابت ہوتی ہے۔

(شعر: جب بڑھ گیا شور و فغاں میں
نہاں ہوگئے ہم یارِ نہاں میں)

حکمت کے ایک معنی مَعْرِفَةُ الْمَوْجُوْدَاتِ

وَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ کے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے جو مخلوق پیدا کی ہے اس کا صحیح علم حاصل کرنا اور نیکیاں بجالانا یعنی نیک کام اور حسن سلوک کرنا۔ پس اللہ تعالیٰ یہاں یہ فرماتا ہے کہ ہر ایک مخاطب سے اس کی طبیعت۔ ذہنیت اور اس کے علم اور اس کی فراست کے مطابق بات کرو۔ ورنہ وہ سمجھ نہ سکے گا۔ ایک عام آدمی کے سامنے اگر آپ فلسفہ کی باریک باتیں پیش کریں تو وہ آپ کا منہ دیکھتا رہ جائے گا لیکن اس پر کوئی اثر نہیں ہوگا۔ دعوت الی الحق کا یہ مطلب تو نہیں کہ آپ نے اپنی ہمہ دانی کا یا فلسفی ہونے کا اظہار کرنا ہے۔

دعوت الی الحق کے یہ معنی ہیں

کہ وہ جو راہ سے بھٹکا ہوا ہے سیدھی راہ کی طرف آجائے اور وہ اس راستہ کو تبھی پہچان سکتا ہے جب جو بات آپ کریں وہ اس کو سمجھنے کے قابل بھی ہو۔ اور یہاں اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا کہ صرف بات کا اس کے اوپر اثر نہیں ہوگا بلکہ جو سلوک اور جو برتاؤ تمہارا اس کے ساتھ ہوگا وہ اس پر بہت اثر انداز ہوگا۔ اس لئے بِالْحِكْمَةِ نیک سلوک کے ساتھ تم اسے اپنی طرف کھینچو۔ اور اس کے ذہن اور فراست اور علم کے مطابق قرآنی دلائل اس کے سامنے رکھو تاکہ وہ نور جو اللہ تعالیٰ نے قرآنِ عظیم میں رکھا ہے اس کے دل پر اثر کرنے اور اُسے روشن کرنے والا ہو جائے۔

وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ اس میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ دُنیا میں جب بھی الٰہی سلسلے جاری کئے جاتے ہیں۔ اس وقت ساتھ ہی ساتھ

اِنذار کا بھی ایک پہلو ہوتا ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو تمام انبیاء کے سردار اور تمام انبیاء کے حقیقتاً (معنوی لحاظ سے) باپ بھی ہیں کیونکہ ہر ایک نے آپؐ سے فیض حاصل کیا آپؐ کی کتاب سے فیض حاصل کیا جس کا ایک حصہ ان کو دیا گیا تھا، آپؐ نے دُنیا کی محبت میں، اور اس فکر میں کہ دنیا اپنے رب کو پہچانتی نہیں اپنی زندگی کے تمام لمحات گزارے لیکن اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق اور عین اس کی وحی کے مطابق آپؐ نے دُنیا کو بہت ڈرایا بھی۔ اس سے نہیں کہ اگر تم میری خدمت نہیں کرو گے تو تباہ ہو جاؤ گے بلکہ اس سے کہ اگر تم اپنے رب کو نہیں پہچانو گے تو تباہ ہو جاؤ گے۔ اور اس کے غضب کے مورد ہو گے

غرض انبیاء علیہم السلام جہاں دُنیا کی بھلائی کے لئے، ان کی خیر خواہی کے لئے ہر قسم کے اچھے کام کرتے ہیں وہاں ان پر یہ فرض بھی عائد ہوتا ہے کہ وہ

دُنیا کو جھنجوڑیں اور جگائیں

اور کہیں کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک نہیں کہو گے تو وہ ناراض ہو جائے گا۔ اور تمہیں اس دُنیا میں بھی اور اُس دُنیا میں بھی گھاٹے کا منہ دیکھنا پڑیگا۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انذار (موعظہ) کے اندر ہی انذار کا پہلو بھی آتا ہے۔ کیونکہ موعظہ اس

نصیحت کو کہتے ہیں جس میں انذار ملا ہوا ہو) تو پہنچانا ہی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا یہی منشاء ہے لیکن اچھے رنگ میں پہنچاؤ جس سے وہ اپنے رب کی طرف متوجہ ہوں۔ اس سے نفرت اور فرار کے پہلو کو اختیار نہ کریں۔ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ اور وہ ایک غلط رائے پر قائم ہیں اور غلط عقائد پر وہ کھڑے ہیں اس لئے تم جَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ کی

ہدایت پر عمل کرو

جدال کے معنی رائے کو موڑ دینے کے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہاں فرمایا کہ جو اختلافات وہ تم سے رکھتے ہیں ان اختلافات کو دُور کرنے کے لئے فساد کی راہیں نہیں بلکہ امن اور صلح کی راہوں کو اختیار کرو۔ اور اس طرح پر اُن کے خیالات کے دھارے کو موڑنے کی کوشش کرو۔

جَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ سُننے یا پڑھنے کے بعد دماغ میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ یہ اَحْسَنُ کیا ہے۔ کیا اس اَحْسَنُ کی تلاش ہم نے خود کرنی ہے یا اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں اس کی طرف راہنمائی فرمائی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا إِلَى اللهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ کہ

قول کے لحاظ سے احسن

وہ ہے جو اللہ کی طرف دعوت دے۔ پس ہر وہ دعوت جو صحیح طریق پر دی گئی ہو اور جس کا مقصود یہ ہو کہ خدائے واحد و یگانہ کو دُنیا پہچاننے لگے وہ احسن قول ہے۔ وہ قول جو شرک کی طرف لے جاتا ہے، وہ قول جو بدعت کی طرف لے جاتا ہے، وہ قول جو دہریت کی طرف لے جاتا ہے، وہ قول جو فساد کی طرف لے جاتا ہے، وہ قول جو باہمی جھگڑوں کی طرف لے جاتا ہے وہ قول احسن نہیں۔ احسن قول وہی ہے جو اللہ کی طرف لے جانے والا ہے۔ اور چونکہ صرف زبان کا دُنیا پر اثر نہیں ہوتا جب تک عملی نمونہ ساتھ نہ ہو۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَعَمِلَ صَالِحًا۔ پس تم پر فرض ہے کہ تم اپنے عملی نمونہ سے دُنیا پر یہ ثابت کرو کہ تم واقعہ میں خدا کے مقرب اور اس کی طرف بُلانے والے ہو۔ تمہیں اپنا فائدہ مطلوب نہیں ہے۔ ہم

تمہاری فلاح اور تمہاری نجات

اِس میں دیکھتے ہیں کہ تم اپنے ربّ کو پہچاننے لگو اور اسی کی طرف ہم دعوت دیتے ہیں۔ اور اس بات کا ثبوت کہ ہم واقعہ میں اللہ کی طرف دعوت دیتے ہیں، اپنے فائدہ کی تلاش میں نہیں ہیں، یہ ہے کہ ہم جو کہتے ہیں اس کے مطابق عمل بھی کرتے ہیں۔ یہ نہیں کہ ہم تمہیں کہیں کہ تم خدا تعالیٰ کے لئے مالی قربانیاں دو لیکن ہم خود مالی قربانیوں میں پیچھے ہوں۔ ہم تمہیں کہیں کہ خدا کے لئے اپنے نفسوں کی قربانی دو اور خود ہمارا یہ حال ہو کہ ذرا سی بات پر ہمارے جذبات بھڑک

اٹھیں۔ نہیں بلکہ احسن قول اس کا ہے جو اپنی زبان سے بھی اللہ کی طرف بُلانے والا ہے اور اپنے افعال سے بھی اللہ کی طرف بلانے والا ہے وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ اور اس کی رُوح کی بھی یہی آواز ہے کہ مَیں مُسلم ہوں اور چاہتا ہوں کہ تم بھی مسلمان بن جاؤ۔ مَیں تم سے

کسی دُنیوی فائدہ کا طالب نہیں

مَیں نے تو اپنا سب کچھ ہی اپنے رب کے قدموں پر قربان کر دیا ہے۔ میری تو اپنی کوئی خواہش باقی نہیں رہی۔ میرا تو اپنا کوئی جذبہ باقی نہیں رہا۔ میرا تو اپنا کوئی مال باقی نہیں رہا۔ جو تمہاری نظر میں میری اولاد یا رشتہ دار ہیں ہر آن میری رُوح کی یہ آواز ہے کہ جہاں مَیں اپنے نفس کو اپنے خدا کی راہ میں قربان کروں یہ بھی اس کی راہ میں قربان ہو جائیں۔ اگر یہ تین آوازیں تم دُنیا میں بلند کرو گے، زبان، عملِ صالح اور رُوح کی پکار، یعنی تمہاری دعوت بھی اللہ کی طرف ہے، تمہارا عمل بھی محض اس کے لئے ہے اور تمہاری رُوح بھی اس کے آستانہ پر پڑی ہوئی ہے۔ تو پھر تم لوگوں کو رب کی طرف اپنے پیدا کرنے والے کی طرف واپس لوٹانے میں کامیاب ہو گے ورنہ نہیں۔ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ اور حقیقت یہی ہے کہ جو

نعمت اور خوشحالی

حقیقی معنی میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہاں بھی اور وہاں بھی ملتی ہے وہ اور سیئۃ برابر نہیں ہوتیں۔ جو خدا کی نعمتیں ہیں جو خدا کی رحمتیں ہیں ان کے مقابلہ پر شیطان کیا پیش کر سکتا ہے۔ کچھ بھی نہیں۔ اس لئے (اِدْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ)، ہم پھر کہتے ہیں کہ یہ اَحْسَنُ جس کا اس آیت میں اور دوسری آیات میں ذکر ہے اس کے ذریعہ تم بُرائی کا جواب دو۔

یہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم شر سے کُلّی طور پر پاک بھی ہو جاؤ تب بھی شیطان ایسا انتظام کریگا کہ وہ اپنے ماننے والوں میں سے بعض کو فساد پر اُکسائے گا۔ اور امن کی فضا کو مکدر کرے گا۔

پس ہر وہ مسلمان احمدی جو دُنیا کے مُلک مُلک میں اس وقت پھیلا ہوا ہے اس کو اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ اگر فساد اور فتنہ کے حالات طاغوتی طاقتیں پیدا کرنا چاہیں تو

ہمارا تمہیں یہ حکم ہے

کہ تم اُن کے پھندے میں نہ آنا بلکہ اپنے نفسوں پر قابو رکھنا۔ اور جو اَحْسَن ہے اس کے ذریعہ اپنا دفاع کرنا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی نہایت ہی بدزبان شخص مخالفِ اسلام قادیان میں آئے اور ایک سال ہمیں نہایت گندی اور فحش گالیاں دیتا رہے تب بھی دنیا یہ دیکھے گی کہ ہمیں اپنے نفس پر قابو ہے اور ہم گالی کے مقابلہ پر گالی نہیں دیتے۔ اور سیئۃ کے مقابلہ پر سیئۃ کو

پیش نہیں کرتے بلکہ سیئۃ کے مقابلہ میں ہم حسنہ کو پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کے بغیر تم اپنے مخالفوں کے دل جیت نہیں سکتے۔ لیکن اگر تم ہماری تعلیم کے مطابق احسن چیز کو دُنیا کے سامنے رکھو گے تو وہ جو آج تمہارے مخالف اور بدگو ہیں تمہارے دوست اور بڑے جوش کے ساتھ تمہاری دوستی کا اظہار کرنے والے بن جائیں گے۔ مگر اس کے لئے ہمیں

اِنتہائی صبر کی ضرورت

ہے۔ انتہائی طور پر اپنے نفس کو عقل اور شرع کی پابندیوں میں جکڑنے کی ضرورت ہے۔ یہی صبر کے معنے ہیں کہ جو پابندیاں شرع لگاتی ہے وہ آدمی بشاشت سے اور خوشی سے خدا کی رضا کیلئے قبول کرے اور ایسا ہی کرتے ہیں جو ذو حظٍ عظیم ہوتے ہیں۔ یعنی جن پر اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے نہ کہ کسی عمل کی وجہ سے بہت رحمتیں نازل کرتا ہے۔ اور جن کے متعلق صحیح معنی میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ رُوحانی طور پر ایسے ہی ہیں جیسا کہ دنیوی لحاظ سے بہت سے لوگ ہوتے ہیں۔ جن کے متعلق دُنیا کی نگاہ یہ سمجھتی ہے کہ وہ حظِ عظیم رکھنے والے ہیں

اللہ تعالیٰ نے پھر یہ فرمایا اِدْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ السَّيِّئَةَ کہ جو احسن ہے اس سے سیئۃ کو دُور کرو اور اس سیئۃ کے اثر سے خود کو بچاؤ۔ اور یہ یاد رکھو کہ تمہیں تو طاقت حاصل نہیں کہ تم

رُوحانی میدانوں کے فتح مند سپاہی

بن سکو۔ یہ ہمارے فضل سے ہوتا ہے اور نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَصِفُونَ جو اسلام اور صداقت اور ہدایت کے مقابلہ میں مخالف کر رہا ہے یا کہہ رہا ہے اس کو ہم بہتر جانتے ہیں۔ اور ہم ہی اس کا علاج کر سکتے ہیں۔ ہمارے فضلوں کے بغیر تم اس فتح کو نہیں پا سکتے جو فتح تمہارے لئے مقدر ہے۔ پس

اپنے نفسوں کے جوشوں کو دبائے رکھو

اور نفسوں کی بجائے مجھ پر بھروسہ کرو کہ مَیں سب طاقتوں والا ہوں اور دعائیں کرتے رہو

رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَعُوذُ بِكَ رَبِّ أَنْ يَحْضُرُونِ۔

کہ جو طاقتیں اللہ تعالیٰ کے دین کے خلاف ہوں اللہ تعالیٰ اُن کو پسپا کرے اور انہیں شکست دے اور اسلام کا نام بلند ہو اور ہر بندہ اپنے رب کو پہچانے، اور حقیقی عبد بن کر اس کے حضور جھک جائے۔

خدا کرے کہ ایسا ہی ہو

اور خدا کرے کہ ہمیں دُعاؤں کی توفیق ملے اور خدا کرے کہ ہمارا خدا ہماری دُعاؤں کو قبول کرے اور اپنے وعدوں کو ہمارے حق میں پُورا کرے۔

(آمین)

اعجاز القرآن فی ردِّ تنویر الاذہان

از مکرم مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی نائب ناظر تالیف و تصنیف قادیان

ہم نے اپنے ایک گزشتہ مضمون میں پادری اکبر مسیح کے مضمون تنویر الاذہان فی فصاحت القرآن مندرجہ رسالہ تجلّیٰ کے ایک حصہ کا رد کرتے ہوئے لکھا تھا کہ پادری صاحب موصوف کا یہ دعویٰ سراسر خلافِ واقعہ ہے کہ قرآنی چیلنج و تحدی صرف عربوں کے مقابلہ میں ہے اور وہ صرف ہدایت و تعلیم کے لحاظ سے ہے نہ کہ فصاحت و بلاغت کی رو سے بھی۔ اس پر ہمارے ایک عیسائی دوست نے جنوبی ہند سے بھی لکھا ہے کہ ہم آپ کی اس تحدی کی تعمیم کی بجائے مذکورہ تخصیص و تعیین دکھانے کے لئے تیار ہیں۔ ہم نے ان کو لکھا کہ وہ ضرور ہمیں تعیین و تخصیص سے اطلاع دیں تا اس پر غور کیا جائے۔ مگر ان کی طرف سے جواب موصول نہیں ہوا۔ لہٰذا ہم اس بارہ میں پادری جے ایل ٹھاکر داس صاحب کی بیان کردہ تخصیص و تعیین وغیرہ امور کو زیر بحث لا کر اس کا جواب لکھنا چاہتے ہیں۔ اسی میں تنویر الاذہان کے متعلقہ حصہ کو بھی ملحوظ رکھا جائے گا۔

جے ایل ٹھاکر داس صاحب وہ پادری ہیں جنہوں نے امرتسر والے مناظرہ "جنگِ مقدس" پر "تنقیح مباحثہ" کتاب کے علاوہ بعض اور کتب بھی اسلام کے خلاف شائع کی ہیں۔ یہ پادری صاحب بھی بڑے زبان دراز واقع ہوئے ہیں۔ اس چیز کی ان کو ٹریننگ دی جاتی ہے۔ جھوٹ، جعلسازی، مکاری، دھوکا، فریب ان کے عام ہتھکنڈے ہیں۔ جا بجا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین و قرآن کریم کو موردِ الزام ٹھہرانا ان کا شیوہ ہے۔ مگر ہم ان کی زیادتیوں و چالبازیوں کو نظر انداز کر کے نرمی، حلم، بردباری اور محبت سے جواب دینا چاہتے ہیں لہٰذا ہم جادلہم بالتی ہی احسن کو زیرِ نظر رکھ کر اصل حقیقت تک ہی اپنی قلم کو محدود رکھیں گے۔

پادری اکبر مسیح صاحب لکھتے ہیں کہ:۔

"مکہ میں نہ تحدی ہوئی نہ قرآن خوانی"

(رسالہ صفحہ ۳ جولائی ۷۲ء)

پھر لکھتے ہیں کہ:۔

"آیاتِ تحدی مدنی ہیں" (ایضاً صفحہ ۳)

مگر پھر خود ہی آگے چل کر ان دعووں کو باطل ثابت کر دیا ہے۔ آگے سورۂ جن کی ایک آیت دے کر فصاحت و بلاغت کے دعوے کے خلاف اور دعوے کی تعیین و تخصیص کا ثبوت پیش کرنے کے لئے لکھتے ہیں:۔

"ایک مرتبہ آپ (یعنی آنحضرت صلعم نامی) اپنے بعض رفیقوں کے ساتھ عکاظ (مکہ کی ایک منڈی۔ ناقل) کی طرف چلے اور آپ کو فجر کی نماز میں قرآن پڑھنے کا اتفاق بھی ہوا۔ چند مشرک جن سن کر ایمان لائے اور اپنی قوم کے سامنے یہ جملے کہے کہ انا سمعنا قرانا عجبا یہدی الی الرشد کہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے جو نیک راہ کی ہدایت کرتا ہے"

(ایضاً صفحہ ۳)

اس سے پادری صاحب یہ استدلال کرتے ہیں کہ اس سے سرسید والا استدلال ہی روشن ہے کہ قرآن میں صرف ہدایت کا دعویٰ ہے نہ کہ فصاحت و بلاغت کا۔

اس کے علاوہ ان کی طرف سے سورۂ قصص آیت ۵۰ بھی پیش کی گئی ہے قل فأتوا بکتاب من عند اللہ ہو اہدیٰ منہما اتبعہ ان کنتم صٰدقین کہ ان کے مطالبہ پر تو اے نبی ان کو جواب دیدے کہ اگر موسےٰ اور ہارون اور میری باتیں جھوٹی ہیں تو اگر تم سچے ہو تو اللہ کے پاس سے ایک ایسی کتاب لاؤ جو ان دونوں کتابوں (قرآن و تورات) سے زیادہ ہدایت دینے والی ہو۔ تاکہ میں اس کی اتباع کروں۔ پادری صاحب نے اس سے بھی یہی استدلال کیا ہے کہ اس میں بھی ہدایت ہی کا ذکر ہے نہ کہ فصاحت و بلاغت کا۔

پادری اکبر مسیح نے اپنے اس دعوے کو کہ آیاتِ تحدی مدنی ہیں یوں باطل کر دیا ہے کہ پانچ آیاتِ تحدی میں سے صرف دو آیات فأتوا بسورۃ من مثلہ (البقرہ) اور آیت لئن اجتمعت الانس والجن علیٰ ان یاتوا بمثل ہٰذا القرآن کو کی سورت میں درج ہے بحوالہ علامہ سیوطی مدنی قرار دیا ہے اور باقی تین کی آیاتِ تحدی کے متعلق سکوت اختیار کر کے لکھ دیا ہے کہ

"تیرہ برس اسلام کے ۱۳ برس تک فصحاء و بلغاء عرب نے مکہ کے قرب و جوار میں جہاں فصحائے عرب کا مشاعرہ ہوا کرتا تھا اس تحدی کا نام تک نہیں سُنا اور جب تک ان کے منہ میں زبان رہی اور ان کے ہاتھ میں آزادی کی باگ۔ ان سے یہ کہنے کی کسی کو مجال نہیں ہوئی کہ قرآن ایسا ہے کہ وہ اس کی مثل تا ابد کچھ نہیں کہہ سکیں گے" (تجلّیٰ صفحہ ۳)

اکبر مسیح صاحب کے نزدیک تین آیات جو مکہ میں نازل ہوئی تھیں اور ان میں چیلنج و تحدی کا ذکر تھا وہ تیرہ سال تک مکہ میں کسی کے کان تک نہیں پہنچیں گویا مکہ میں جس قدر مسلمان ہوئے تھے وہ بغیر قرآن کریم سننے کے ہی مسلمان ہو گئے تھے۔ پادری صاحب یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ان چیلنجوں کا ذکر لوگوں نے مدینہ ہی میں تلوار کے سایہ تلے سنا۔ مکہ میں ان کے کانوں میں تو قرآن کریم کی بھنک تک نہ پڑی تھی۔ مگر پادری اکبر مسیح نے یہ بتانے کی تکلیف گوارا نہیں کی کہ مکہ میں اسلام قبول کرنے کا موجب کونسی بات ہوئی کونسی تلوار ان کے سروں پر کھڑی تھی مکہ والی تین آیاتِ تحدی کو نظر انداز کرتے ہوئے انجان بن کر پادری اکبر مسیح صاحب لکھتے ہیں کہ:۔

"جب تک مکہ میں حضرت تھے اس وقت تک ایسی تحدی ہوئی نہیں اور اگر ہوئی بھی ہو تو محض تسکین قلب مومنین کے لئے مکان کے کسی گوشے میں نہ منکرین کے سامنے ان کی حجت بڑھانے کی غرض سے۔ ہاں مدینہ میں جب پولیٹیکل قوت حاصل ہو گئی۔ کفارِ مکہ کو شکست ہونے لگی تب قرآن خوانی کا علم بلند ہوا۔ قرآن خوانی رجز خوانی ہو گئی جس سے دشمنوں کے دلوں پر ہیبت ڈالی جاتی تھی اور اس کا لوہا منوایا جاتا تھا"

(ایضاً صفحہ ۳۹)

بہر حال پادری اکبر مسیح صاحب نے خود بتایا ہے کہ مکہ میں آنحضرت صلعم کی زندگی دشوار تھی۔ مصائب میں ۱۳ سال تک گھرے رہے ایسے حال میں جبکہ جان کے لالے پڑے ہوئے تھے لوگوں نے اسلام کس طرح قبول کر لیا قرآن کریم کے محاسن اور ان کی چیلنجوں و تحدیوں کے سوا کونسی دنیوی طاقت تھی جو لوگوں کو اسلام کی طرف کھینچ اور جانی و مالی نقصانات برداشت کرنے اور قربانیاں پیش کرنے اور عزیز و اقارب و وطنِ عزیز چھوڑنے پر آمادہ کرتی رہی اور وہ کونسی بات آنحضرت صلعم کے ساتھ تھی کہ آپ نے اکیلے ساری قوم اور ملک کو مغلوب کر لیا۔ پادری ٹھاکر داس صاحب رسالہ بے ثبوت دعوئے کرامت "مکہ" زیر عنوان لکھتے ہیں کہ:۔

"قرآن کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نے قرآن کے نزول آسمانی کے لئے فقط دو دلیلیں دیں (الا ان میں سے ایک بھی ثبوت رسالت کے لئے کافی نہیں معلوم ہوتی) اور وہ قرآن کے کئی ایک مقاموں مفصلہ ذیل میں پائی جاتی ہیں۔ محمد کی دلیل رسالت اوّل عرب کے بت پرستوں کے مقابل میں:

۱۔ سورہ بقرہ مدنی ہے (ایک سورۃ کی مثل کا مطالبہ) ع ۳ آیت ۲۳

۲۔ سورہ بنی اسرائیل کی گئی آیت مدنی ہے (سارے قرآن کی مثل لانے کا مطالبہ ع ۱۰ آیت ۸۹)

۳۔ سورہ یونس مکی ہے (ایک سورت کی مثل لانے کا مطالبہ ع ۴ آیت ۳۸-۳۹)

۴۔ سورہ ہود مکی ہے (دس سورتوں کی مثل کا مطالبہ ع ۲ آیت ۱۳)

۵۔ سورہ طور مکی ہے (ایک بات کی مثل لانے کا مطالبہ ع ۲ آیت ۳۴-۳۵)

پادری ٹھاکر داس صاحب ان سورتوں کی آیتوں کا ترجمہ دینے کے بعد لکھتے ہیں:۔

"یہ مقام ہیں جن میں محمد صاحب قرآن کے آسمانی کتاب ہونے کے لئے خود قرآن کو پیش کرتے ہیں۔ واضح ہو کہ حضرت کی نبوت کے مقابل میں دو قسم کے لوگ تھے ایک عرب کے بت پرست اور دوسرے اہل کتاب یعنی یہود و عیسائی اور ان دونوں قسم کے لوگوں پر اپنے تئیں نبی اللہ ثابت کرنے کے لئے حضرت نے بڑی چالاکی سے کام کیا"

"یعنی جب بت پرستوں نے نبوت رسالت طلب کئے تو ان کے سامنے قرآن کو بطور اعجاز کے پیش کیا۔ یہ یقین جان کر کہ قرآن اگلی الہامی کتابوں کے موافق ہے جن کے بیان سچے اور ایسے اعلیٰ ہیں کہ انسان ان کا بانی نہیں ہو سکتا۔ دیکھو سورۂ یونس کی آیت ۳۸-۳۹۔ منقولہ بالا ...... پس اس اعتبار پر قرآن کو جو نہ صرف اگلی کتابوں کے موافق بلکہ انہیں سے نکلا تھا بت پرستوں کے آگے اپنی نبوت کے ثبوت میں پیش کرتے تھے یہ بات سورہ قصص رکوع ۵ آیت ۴۸-۴۹-۵۰ سے اور بھی واضح ہے۔"

پادری صاحب اعجاز تحدی صرف عربوں سے مخصوص بتاتے ہوئے مزید لکھتے ہیں:۔

"کل مقاموں میں حضرت نے قرآن کو اعجاز کے طور پر پیش کیا ...... بہت دلوں سمجھتے ہیں نہ کہ اہل کتاب کے لئے

بُت پرستوں سے کہتے ہیں کہ ایسی سورت یا آیات گھڑ کر بنا لاؤ اگر تم سچے ہو۔ اور اہلِ کتاب کی کتابوں کو تو آپ سچا اور آسمانی مانتے تھے لہٰذا ان کے مقابل میں یہ دلیل کارآمد نہ تھی کیونکہ اہلِ کتاب ویسی باتیں پیش کر سکتے تھے۔"

پادری صاحب لکھتے ہیں:۔

"پھر یہ بات کہ وہ مقامات بت پرستوں مشرکوں کے متعلق ہیں انہیں مقامات سے مصرح ہیں ... اب ناظرینِ محمدی عالم اور جاہل برادران کو خیال کرنا چاہیئے کہ علیہم لوگوں کے مقابلہ میں قرآن کا ثبوت قرآن کے کہنے کے برخلاف نہ دیا کریں۔"

پادری صاحب نے یہ تو گرا دی تو تحدی کی پانچوں آیات کو خلافِ واقعہ مدنی قرار دے کر کہہ دیا کہ مکہ میں بھی یہ چیلنج نہ دیا گیا تھا اور پھر کہہ دیا کہ دو آیتیں ان میں سے مدینہ میں نازل ہوئی تھیں اور یہ جملہ چیلنج صرف عربوں ہی کے لئے تھے نہ کہ یہود و نصاریٰ اور باقی دنیا کے لئے۔ عربوں کے سامنے بھی صرف مدینہ جا کر تعلیم کے مقابلہ کا چیلنج تھا نہ کہ فصاحت و بلاغتِ قرآنی کا بھی۔ فصاحت و بلاغت کے متعلق ہم گزشتہ مضمون میں بتا چکے ہیں کہ قرآن کریم جو بلسانٍ عربیٍ مبین کے الفاظ میں فصاحت و بلاغت کا ذکر موجود ہے۔ اور ہدایت کے چیلنج کا پادری صاحب کو خود قرآن کریم کی آیت ھو اھدی منھما کے الفاظ سے اعتراف ہے۔ لہٰذا صرف ہدایت ہی پر مشتمل کا چیلنج نہیں اور نہ اس میں اس جہت سے تعیین و تخصیص ہے بلکہ مطالبہ یہ ہے کہ اس قرآن کی ہدایت اور فصاحت و بلاغت دونوں میں مثل لا کر دکھاؤ۔ اگر نہ لا سکو تو سمجھ لو کہ یہ دونوں باتیں خدا کے علم سے اور اس کی طرف سے ہیں نہ کہ انسان کی طرف سے۔

اب یہ دیکھنا باقی ہے کہ مذکورہ پانچوں چیلنج آیا صرف عربوں ہی کے مقابلہ میں ہیں یا اہلِ کتاب یعنی یہود و نصاریٰ کو بھی ان میں چیلنج مثل لانے کا دیا گیا ہے یا نہیں؟

تو واضح ہو کہ پادری صاحب نے ان پانچوں چیلنجوں کو عربوں سے مخصوص قرار دیتے ہوئے پانچوں کا ترجمہ درج کیا ہے اور بتایا ہے کہ ان میں سے کوئی چیلنج اہلِ کتاب کے مقابلہ پر نہیں ہے۔ لہٰذا ہم ان میں سے اس جگہ ایک چیلنج کا ترجمہ نہ دیتے ہیں تاکہ ناظرین کرام پادری صاحب کی اپنی دلیل سے انہیں ملزم قرار دے سکیں اور یہ ثابت کر سکیں کہ یہ چیلنج عام ہیں صرف عربوں سے مخصوص نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا کَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ یُّفْتَرٰی مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِیْقَ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ وَتَفْصِیْلَ الْكِتٰبِ لَا رَیْبَ فِیْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ (یونس ۳۸-۳۹) یعنی اس قرآن کا اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے جھوٹے طور پر بنا لیا جانا ممکن ہی نہیں ہو سکتا۔ بلکہ یہ تو اس کلامِ الٰہی کی تصدیق کرتا یعنی اسے پورا کرکے سچا کرتا ہے۔ جو اس سے پہلے موجود ہے اور کتابِ الٰہی میں جو جو کچھ پایا جانا چاہیئے اس کی تفصیل بھی بیان کرتا ہے۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ تمام جہانوں کے رب کی طرف سے ہے۔ پادری صاحب نے تسلیم کیا ہے کہ جن آیات میں تصدیقِ کتاب کا ذکر ہے وہ اہلِ کتاب کے لئے ہیں۔ سورہ یونس کی ان آیات میں تصدیقِ کتاب کا ذکر ہے اور ساتھ ہی اعجازِ قرآنی کے اظہار کے لئے مثلیت کا بھی چیلنج موجود ہے۔ لہٰذا ظاہر ہے کہ پادری صاحب نے غیر شعوری طور پر تسلیم کر لیا ہے کہ ایک آیت ان کے نزدیک بھی ایسی ہے جس میں عربوں کے سوا اہلِ کتاب یعنی یہود و نصاریٰ کو چیلنج دیا گیا ہے اور ان سے اس کی مثل لانے کا مطالبہ کیا گیا ہے جس سے وہ عاجز ہیں۔ ورنہ کام ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں اور آیت کے مدعا کو عربوں سے مخصوص بتا کر اپنی جان چھڑانا چاہتے ہیں۔

اب لیجئے دوسرا پہلو۔ پادری صاحب نے دوسرا عنوان یوں دیا ہے

"دوم۔ محمد کی دلیلِ رسالت اہلِ کتاب کے مقابل میں"

اس عنوان کے تحت پادری لکھا کر دا س نے لکھا ہے کہ

"جب اہلِ کتاب دعویٰ قرآن کے ثبوت کے متقاضی ہوتے تو حضرت بازی ہارتے تھے اور یہ طور اختیار کرتے تھے۔ دیکھو سورۂ مائدہ رکوع ۷ میں آیات ۴۸۔ ۵۰۔ ۵۱۔ اور رکوع ۱۰ میں آیت ۴۷ یعنی ہم نے اتاری توریت۔ اس میں ہدایت اور روشنی ... اور ... انجیل جس میں ہدایت اور روشنی۔ اور سچا کرتی اپنی اگلی توریت کو ... اور تجھ پر اتاری ہم نے کتاب تحقیق سچا کرتی (باقی ص۱۰ پر)

سفرِ آخرت سے قبل حضرت سید داؤد احمد صاحب کے چند ایام

نوٹ:۔ ڈاک کا ہر وقت انتظام نہ ہونے کے باعث حضرت سید میر داؤد احمد صاحب مرحوم و مغفور کی بیماری کے متعلق اطلاعات بہت تاخیر کے ساتھ یہاں موصول ہوتی رہیں۔ حتیٰ کہ ان کی بیماری کے متعلق بعض خطوط ان کی وفات کے بعد موصول ہوئے۔ کیونکہ ڈاک ربوہ سے براستہ لندن آتی ہے۔ ایسے خطوط جو بروقت موصول نہ ہو سکے تھے اب شائع کئے جا رہے ہیں۔ یہ خطوط مکرم مختار احمد صاحب ہاشمی دفتر خدمتِ درویشان کی طرف سے خاکسار کے نام موصول ہوئے ہیں۔

مرزا وسیم احمد قادیان

خط مورخہ ۱۴ ہجرت مکرم جناب سید داؤد احمد صاحب کے بارہ میں قبل ازیں لکھ چکا ہوں اور وہ عریضہ آپ کو مل چکا ہوگا۔ اس کے بعد کی رپورٹ درج ذیل ہے۔ بلڈ پریشر کبھی ادویہ کے استعمال سے کم ہو جاتا ہے۔ مگر بعض دفعہ پھر ملکیم بڑھ جاتا ہے۔ جیسا کہ میں پہلے خط میں ذکر کر چکا ہوں کہ ادویہ کی مقدار بڑھانے سے خون کے دباؤ میں کمی ہو گئی۔ مگر پھر کے بعد بڑھ جاتی ہے۔ جو چیز زیادہ فکرمندی کی باعث ہے وہ یہ ہے کہ خون کے دباؤ کا اثر زیادہ تر دل کی طرف ہوتا ہے اور اس سے سانس میں رکاوٹ ہو جاتی ہے۔ اور اس سے قدرتی طور پر گھبراہٹ اور بے چینی پیدا ہو جاتی ہے۔ گزشتہ کئی راتوں کو زیادہ تکلیف ہو جاتی رہی ہے۔ پچھلی رات کو ۲ بجے دو دفعہ سخت تکلیف ہوئی۔ جب زیادہ گھبراہٹ ہوئی تو آکسیجن لگانی پڑی۔ اس سے کسی قدر افاقہ ہوا مگر نیند اپنے آپ نہیں آتی۔ نیند کے لئے دوا دینی پڑتی ہے بہرحال موجودہ کیفیت تشویشناک ہے۔ بیمار دعا کی اشد ضرورت ہے۔ مکرم میر مسعود احمد صاحب مع اہل و عیال (ڈنمارک سے) بذریعہ ہوائی جہاز راولپنڈی آئے۔ کیونکہ ان کا خیال تھا کہ مکرم میر داؤد احمد صاحب ابھی تک وہیں ہیں لہٰذا یہاں ربوہ سے کار بھجوائی گئی جو انہیں رات یہاں لے آئی۔ شام کے وقت خیال تھا کہ وہ راولپنڈی سے ۷ بجے کے بعد دو پہر چلیں گے لیکن جب بچے وہاں پہنچے تو معلوم ہوا کہ وہ رات یہاں پہنچ گئے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ سب بھائی بہنوں کو نماز کے بعد مکرم میر صاحب کا تحفہ پہنچا دیں اور خاص طور پر دعاؤں کی تحریک کریں۔ ان کی بیماری کی وجہ سے ہماری طبیعت بھی بہت پریشان ہے۔

خط مورخہ ۱۹ ہجرت آج صبح ۶ بجے صبح محترم جناب میر داؤد احمد صاحب کو دیکھنے گیا تھا۔ اس وقت وہ سو رہے تھے۔ جب بیدار ہوئے تو بیماری ... بلکہ انہیں کہا گیا کہ نیند کا انجکشن لگایا ہوا تھا۔ اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ بخار تھا کیونکہ ان کا جسم اور ہاتھ گرم تھے۔ تھرمامیٹر لگا کر دیکھا تو انہیں معلوم نہیں ہوا اور نہ ہی انہوں نے ہاتھ کا لگنا محسوس کیا۔ ایسے مذاق بھی نہیں اپنے ... تو ممکن ہے کہ شدید غنودگی کی وجہ سے ہو۔ اس وقت نبض دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا کہ بخار ہے۔ بعد میں ڈاکٹر صاحب نے بھی بتایا کہ بخار ۱۰۰ ایک ہے۔ ڈاکٹر صاحب اس بخار کو اچھا نہیں سمجھتے کیونکہ دل کا مریض ہونے کی وجہ سے بخار کچھ اچھا نہیں ہے۔ معاملہ کچھ پیچیدگی اختیار کر گیا ہے۔ اگر نمونیا اور ٹیکہ نہ لگائیں تو ... اور پتہ ہی نہیں چلتا۔ بہرحال صورت بہت دعاؤں کی ضرورت ہے۔

خط مورخہ ۲۱ ہجرت محترم جناب سید داؤد احمد صاحب کی طبیعت کے بارہ میں سابقہ رپورٹ کے بعد جبکہ انہیں بخار ۱۰۱ ہو گیا تھا وہ بڑھ کر ۱۰۴ بلکہ اس سے بھی زیادہ بڑھ گیا جس کے نتیجہ میں سانس بہت تیز ہو گیا۔ دل کی حالت بھی نازک ہو گئی۔ چونکہ کئی دن سے کوئی خوراک نہیں لے رہے حتیٰ کہ پانی بھی نہیں اس لئے گلوکوز کا ڈرپ لگا دیا گیا۔ چونکہ گردے بالکل کام نہیں کر رہے اور پوری طرح پیشاب خارج نہیں کرتے اس لئے زیادہ فکرمندی ہو رہی ہے۔ کل ان کے عزیز ... بذریعہ فون اور تار بلوا لیا گیا ہے جو یہاں پہنچ سکتے تھے۔ کل جمعہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی خطبہ ... فرماتے ہوئے دعا کی تحریک فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ مکرم میر صاحب نے بعض لوگوں کو پیغام دیا کہ میں نے سب کو معاف کر دیا ہے وہ بھی انہیں معاف کر دیں۔ اسی طرح انہوں نے سورہ لٰسین پڑھا ... اس کے بعد حالت کسی قدر بہتری کی طرف مائل ہوئی۔ بخار کم ہونا شروع ہو گیا اور بیہوشی والی حالت دور ہوئی۔ انہوں نے کچھ باتیں بھی کیں۔ کل اپنے عزیزوں کو بلا کر ملے۔ آج صبح کی رپورٹ یہ ہے کہ رات پریشانی میں گزری۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنی قدرت کا کرشمہ دکھائے۔ دعاؤں کی بے حد ضرورت ہے۔

خط ۲۲ ہجرت محترم سید میر داؤد احمد صاحب کی حالت ۱۹ تاریخ کو آخری مرحلہ پر پہنچ گئی تھی۔ ڈاکٹروں نے جواب دیدیا تھا۔ اس وقت سارے موجود عزیز جمع ہو گئے تھے۔ سانس اکھڑ چکا تھا مگر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت نمائی دکھائی اور وہ حالت بدل گئی۔ کل صبح تھوڑا سا (ایک اونس) پیشاب آیا تھا۔ اس کے بعد سارا دن باوجود ٹیکے لگانے کے پیشاب نہ آیا۔ ۸ بجے میں گیا تھا۔ اس وقت پیشاب نہیں آیا تھا۔ اور غنودگی کی کیفیت تھی پھر ۹ بجے رات تھوڑا سا پیشاب آ گیا۔ رات کو قریباً آدھی رات کے بعد نیند آ گئی اور چار پانچ گھنٹے سوئے رہے اور گزشتہ راتوں سے بہتر رات تھی صبح بھی پیشاب آ گیا۔ دراصل گردے صحیح کام نہیں کر رہے اور ڈاکٹروں کے خیال کے مطابق ماؤف ہو گئے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ بڑی قدرتوں کا مالک ہے۔ اس کی معجز نمائی سے زندگی قائم رہ سکتی ہے کل جس وقت ذرا طبیعت سنبھلی تو قادیان کے معاملات خصوصاً گرنڈوں کے بارہ میں دریافت کرتے تھے گویا کہ وہ احباب کے بارہ میں اس بیماری کے عالم میں بھی بہت دلچسپی رکھتے ہیں اور فکرمند ہیں۔ اشد دعاؤں کی درخواست ہے۔

خط مورخہ ۲۸ ہجرت ... اب اس سے کہیں زیادہ المناک خبر اور اس کی کیسی ... تفصیل دربارہ محترم سید میر داؤد احمد صاحب بھی بھجوا چکا ہوں (یہ خط بدر ۱۰ مئی میں شائع ہو چکا ہے) دل بے حد غمگین ہے (باقی کالم ۱-۲ پر)

جو دعا کی ... رہ جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ الاعلیٰ درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر دے۔ خط ... مکرم جناب میر داؤد احمد صاحب کی ناگہانی وفات بے انتہا صدمہ پہنچا ہے۔ اب ... دفن کرنے کے باوجود بھی گمان ہوتا ہے کہ وہ زندہ ہیں اور یہ واقعہ ہوا ہی نہیں ... کہ ان کے مزار پر گھڑیاں بیٹھے ہیں ... ان کی شفقت انہیں رلاتی ہے ... اللہ تعالیٰ انہیں اپنے قرب اور بلند مقام عطا فرمائے ... اور ہم سب کو اپنے فضل سے نوازے۔

آمین

گلستانِ جامعہ احمدیہ کے باغباں، اوصافِ حمیدہ، اخلاقِ عالیہ اور خدمت و فدائیت کے پیکرِ عظیم

محترم سید میر داؤد احمد صاحب کی وفات اور تدفین کے کوائف

نمازِ جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھائی جس میں دور و نزدیک سے آنے والے ہزارہا احباب شامل ہوئے

منقول از روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۲۶، ۲۷ اپریل ۷۳ء

ربوہ ۲۵ شہادت (۲۵ اپریل)۔ نہایت درجہ غم والم اور قلبی حزن و ملال کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ اوصافِ حمیدہ، اخلاقِ عالیہ اور خدمت و فدائیت کے پیکرِ عظیم محترم سید میر داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ ۲۴ و ۲۵ شہادت ۱۳۵۲ ہش مطابق ۲۴ و ۲۵ اپریل ۱۹۷۳ء منگل اور بدھ کی درمیانی رات ایک بجکر ۳۵ منٹ پر ۴۹ سال کی عمر میں وفات پاگئے انا للہ و انا الیہ راجعون۔

محترم سید داؤد احمد صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ کے جلیل القدر بزرگ حضرت سید میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کے فرزندِ اکبر اور حضرت ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھتیجے تھے۔ قابلِ فخر باپ کے قابلِ فخر فرزند ہونے کی حیثیت میں آپ جماعتِ احمدیہ کے ان خوش بخت خوش نصیب نوجوانوں میں سے تھے جن کے کندھوں پر چھوٹی عمر میں ہی اہم اور عظیم الشان کاموں کا بوجھ ڈالا گیا۔ اور آپ بحمد اللہ تعالیٰ اپنی غیر معمولی خداداد صلاحیتوں، خوبیوں اور اوصاف کے بل پر ان اہم اور عظیم الشان کاموں کو کمال حسن و خوبی سے انجام دینے اور حسن کارکردگی کا نہایت اعلیٰ معیار قائم کر دکھانے میں کامیاب رہے۔ آپ غالباً ۱۹۵۷ء میں جبکہ آپ کی عمر بمشکل ۳۳ سال تھی جماعتِ احمدیہ کے سب سے اہم مرکزی تعلیمی ادارے جامعہ احمدیہ کے پرنسپل مقرر ہوئے۔ چنانچہ آخری سانس تک اس اہم اور عظیم ذمہ داری کو نہایت محنت جانفشانی اور کمالِ حسن و خوبی اور مہارت کے ساتھ نبھایا۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ ۱۹۶۵ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے مسندِ خلافت پر متمکن ہونے کے بعد سے بطور ناظر خدمت درویشاں بھی خدمات بجا لا رہے تھے۔ علاوہ ازیں آپ نے دو سال تک صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے اہم عہدہ کے فرائض بھی عمدگی اور خیر و خوبی سے سرانجام دیئے۔ پھر آپ نے سالہا سال سے افسر جلسہ سالانہ کی حیثیت سے جلسہ سالانہ کی عظیم انتظامی ذمہ داریاں بھی اٹھائی ہوئی تھیں۔ اور اس لحاظ سے بھی آپ نے بہت نام پیدا کیا تھا۔ اس پر مستزاد یہ کہ "دار الاقامۃ النصرۃ" کا چارج بھی آپ ہی کے پاس تھا۔ پھر ان سب ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ آپ کئی سال تک رسالہ "دی ریویو آف ریلیجنز" (انگریزی) کے مینیجنگ ایڈیٹر بھی رہے۔ الغرض آپ جامع الصفات و کمالاتِ شخصیت کے مالک اور خدمت و فدائیت کے ایک مثالی پیکر تھے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ آپ میں خدا اور رسول اور امامِ وقت کی اطاعت کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ اور اسی میں آپ کی مختصر لیکن نہایت درجہ کامیاب زندگی کا راز مضمر تھا۔ بلاشبہ ایسی جامع الصفات ہستی کی رحلت ایک عظیم قومی سانحہ اور جماعتی نقصان ہے۔

ادارہ الفضل اس عظیم قومی سانحہ اور جماعتی نقصان پر اپنے دلی غم و اندوہ اور حزن و ملال کا اظہار کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نیز حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا، حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا، حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا، حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا، محترم سید داؤد احمد صاحب مرحوم کی ہمشیرگان حضرت سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ، محترمہ سیدہ، سیدہ بیگم صاحبہ، محترمہ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ اور محترمہ سیدہ آنسہ بیگم صاحبہ اور برادران محترم سید مسعود احمد صاحب مبلغ ڈنمارک اور محترم سید محمود احمد صاحب ناصر پروفیسر جامعہ احمدیہ نیز مرحوم کی بیگم محترمہ سیدہ امۃ الباسط صاحبہ (بنت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ) نیز مرحوم کے اکلوتے فرزند عزیز سید قمر سلیمان صاحب سلمہ اور تینوں صاحبزادیوں اور اسی طرح خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خاندان حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ کے جملہ دیگر افراد سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم سید داؤد احمد صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے۔ اور اعلیٰ علیین میں خاص مقامِ قرب سے نوازے اور جملہ پسماندگان اور احبابِ جماعت کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرماتے ہوئے مرحوم کی بیگم صاحبہ محترمہ اور اولاد کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر اور معین و مددگار ہو اور اپنے بے شمار فضلوں سے نوازے اور محترم سید داؤد احمد صاحب کی وفات سے جماعت میں جو خلا پیدا ہوا ہے اُسے اپنے فضل سے جلد پُر فرمائے۔ اور جماعت کے نوجوانوں کو آپ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے آپ کے اوصاف کو اپنانے اور خدمت و فدائیت کا اعلیٰ سے اعلیٰ نمونہ پیش کرنے اور کرتے چلے جانے کی توفیق عطا کرے۔ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

تجہیز و تکفین، نمازِ جنازہ اور تدفین

مورخہ ۲۵ شہادت ۱۳۵۲ ہش (۲۱ ربیع الاول ۱۳۹۳ھ، ۲۵ اپریل ۱۹۷۳ء) بروز بدھ بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محترم سید میر داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ و ناظر خدمت درویشاں کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں ربوہ اور بیرونجات سے آئے ہوئے ہزارہا احمدی احباب غیر معمولی طور پر کثرت سے شامل ہوئے۔ نماز جنازہ کے بعد مقبرہ بہشتی ربوہ کے احاطہ خاص میں آپ کے جسدِ خاکی کو اشکبار آنکھوں اور نہایت غمزدہ مگر تقدیرِ الٰہی پر راضی قلوب کے درمیان سپردِ خاک کر دیا گیا۔ اور اس طرح خدمت و فدائیت کا وہ روشن نمونہ جس نے مرتے دم تک اسلام اور احمدیت کی خاطر زندگی وقف کرنے کا حق ادا کر دیا گلستانِ جامعہ احمدیہ کا وہ باغبان جس نے خونِ جگر سے اس کی آبیاری کی۔ اور اپنی تمام صلاحیتوں کو اس کے لئے وقف کر دیا، درویشوں، غریبوں اور یتیموں کا غمگسار، اطاعتِ امام کے لئے مثالی کردار ادا کرنے والا اور اپنی غیر معمولی تنظیمی اور علمی قابلیت کو ہر لمحہ جماعت اور مرکز میں آنے والے مہمانوں کی خدمت کے لئے وقف کر دینے والا ازحد قیمتی اور دلربا وجود جوانسالی کی ہی عمر میں ہمیشہ کے لئے ہماری ان مادی آنکھوں سے اوجھل ہو گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفسِ نفیس تعزیت کے لئے آپ کی کوٹھی پر تشریف لے گئے۔ حضور نے تجہیز و تکفین کے سلسلہ میں ضروری ہدایات دیں۔ محترم میر صاحب کی بیماری کے دوران بھی حضور روزانہ کئی بار ان کی کوٹھی پر تشریف لے جاتے رہے۔

صبح نماز فجر کے وقت مسجد مبارک سے لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ آپ کی وفات کا اعلان کر دیا گیا جونہی مقامی احباب کو اس افسوسناک سانحہ کی اطلاع ملی، ان کے قلوب غم و اندوہ اور حزن و ملال سے پُر ہو گئے۔ اور وہ کثرت کے ساتھ آپ کی کوٹھی واقعہ محلہ دار الصدر میں تعزیت کے لئے آنے لگے۔ بیرونی جماعتوں کو بھی ٹیلیفون اور تار کے ذریعہ اس کی اطلاع کر دی گئی۔ چنانچہ نماز جنازہ کے وقت تک بیرونجات مثلاً لاہور۔ سرگودھا۔ لائل پور۔ شیخوپورہ۔ سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ۔ جھنگ اور راولپنڈی اور دیگر کئی مقامات سے بھی بہت سے احباب ربوہ پہنچ گئے۔

۲۵ اپریل کو نماز فجر تک آپ کی تجہیز و تکفین کر لی گئی تھی۔ غسل دینے میں محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل (قائم مقام پرنسپل جامعہ احمدیہ و ناظم دار الافتاء)۔ محترم مولوی محمد احمد صاحب جلیل۔ محترم سید سید احمد صاحب (ابن حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ) مکرم مختار احمد صاحب ہاشمی۔ اور مکرم منیر احمد صاحب چیمہ شاہد۔ اور مکرم ناصر احمد صاحب شمس شاہد نے حصہ لیا۔ تکفین کے بعد آپ کا جنازہ آپ کی کوٹھی کے ایک کمرہ میں رکھ دیا گیا۔ جہاں پر دن بھر مقامی احباب اور خواتین باری باری آکر آپ کے چہرے کی آخری زیارت کرتے رہے۔

مسجد مبارک میں نماز عصر پڑھانے کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ محترم میر صاحب مرحوم کی کوٹھی پر تشریف لے گئے۔ پانچ بجے آپ کا جنازہ حضور ایدہ اللہ، مرحوم کے برادران، افرادِ خاندان حضرت مسیح موعودؑ اور بعض دیگر بزرگانِ سلسلہ اٹھا کر کوٹھی سے باہر لائے جہاں پر ہزارہا احباب موجود تھے۔ تابوت کو ایک ایسی چارپائی پر رکھا گیا جس کے ساتھ لمبے لمبے بانس لگے ہوئے تھے۔ تاکہ احباب جماعت کو کندھا دینے میں آسانی رہے۔ باہر سڑک پر جامعہ احمدیہ کے طلباء (جن کے لئے آپ ایک بہت ہی محبوب و شفیق وجود تھے) اور خدام نظم و ضبط کو برقرار رکھنے کے لئے ڈیوٹیوں پر موجود تھے (حق یہ ہے کہ ان ڈیوٹیوں کی ٹریننگ انہوں نے خود میر صاحب مرحوم سے ہی حاصل کی تھی۔ جو ایسے مواقع پر مثالی نظم و ضبط قائم فرمایا کرتے تھے)

ساڑھے پانچ بجے آپ کا جنازہ مقبرہ بہشتی کے وسیع و عریض میدان میں پہنچا جہاں پر نمازِ جنازہ کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس میدان میں صفیں سیدھی رکھنے کے لئے لمبی لمبی لائنیں چونے سے لگا دی گئی تھیں۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام بھی موجود تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نمازِ جنازہ پڑھائی۔ جس میں مقامی اور بیرونجات کے احباب غیر معمولی طور پر بڑی کثرت کے ساتھ شامل ہوئے۔

نمازِ جنازہ کے بعد محترم میر صاحب مرحوم کے جسدِ خاکی کو جو ایک تابوت میں بند تھا اس احاطہ خاص میں لے جایا گیا جہاں پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کے مزار ہیں۔ آپ کی قبر مزار حضرت مرزا عزیز احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے مقابل نچلی لائن میں بنائی گئی ہے۔ تابوت کو قبر میں اتارنے اور مٹی ڈالنے میں حضور ایدہ اللہ، محترم میر صاحب کے برادران مکرم میر مسعود احمد صاحب۔ مکرم میر محمود احمد صاحب ناصر۔ آپ کے بھانجے مکرم مرزا خورشید احمد صاحب اور مکرم مرزا غلام احمد صاحب آپ کے اکلوتے فرزند عزیز سید قمر سلیمان صاحب سلمہ اور دیگر افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حصہ لیا۔ جس کے بعد باقی تمام بزرگوں اور احباب نے

بھی مٹی ڈالی جنہیں احاطہ خاص میں آنے کی اجازت دی گئی تھی۔ تدفین مکمل ہونے پر چھ بجکر بیس منٹ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پُرسوز اجتماعی دُعا کرائی۔ جس میں ہزارہا احباب شامل ہوئے۔ اور یوں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں درد و سوز سے معمور دعاؤں اور التجاؤں کے ساتھ محترم میر صاحب مرحوم و مغفور کے جسدِ خاکی کو سپردِ خاک کیا گیا۔ اس موقعہ پر یوں تو سبھی کے قلوب غم و اندوہ سے لبریز تھے لیکن بالخصوص جامعہ احمدیہ کے طلباء و اساتذہ پر تو رقت اور سوز کی جو کیفیت طاری تھی اسے الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔

اہم دینی خدمات

محترم میر صاحب مرحوم ۲۴ر اگست ۱۹۲۴ء کو قادیان میں پیدا ہوئے۔ آپ حضرت امّاں جان رضی اللہ عنہا (حرم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے برادرِ اصغر اور سلسلہ احمدیہ کے متبحر اور جیّد عالم اور بزرگ حضرت سیّد میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کے فرزندِ اکبر تھے۔ اور حضرت پیر منظور محمد صاحبؓ موجد قاعدہ یسرنا القرآن کے نواسے تھے۔

ابتدائی تعلیم تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں پائی۔ جس کے بعد غالباً ۱۹۴۹ء میں تعلیم الاسلام کالج سے جو ان دنوں لاہور میں تھا، آپ نے بی۔ ایس سی کا امتحان پاس کیا۔ اس کے بعد آپ جماعتِ احمدیہ کی مرکزی دینی درسگاہ **جامعہ احمدیہ** میں داخل ہوئے۔ اور وہاں سے شاہد کا امتحان پاس کیا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیرِ ہدایت کچھ عرصہ آپ بیرونی ممالک میں بھی تعلیم حاصل کرتے رہے۔ چونکہ آپ نے اپنی زندگی شروع سے ہی خدمتِ دین کے لئے وقف کر دی تھی۔ اس لئے اعلیٰ دینی و دنیوی تعلیم حاصل کرنے کے بعد جو مختلف اہم دینی کام آپ کے سپرد ہوتے رہے۔ انہیں انتہائی جانفشانی اور فہم و فراست کے ساتھ ادا کرتے رہے۔

۲۴ر اکتوبر ۱۹۴۸ء کو آپ کی شادی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی محترمہ سیّدہ امۃ الباسط صاحبہ سے ہوئی۔ جو محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی ہمشیرہ ہیں۔ ۱۹۵۷ء میں آپ جامعہ احمدیہ کے پرنسپل مقرر ہوئے اور اس عہدہ کو ایسی عمدگی اور جانفشانی سے آپ نے نبھایا کہ آپ کا عہد ہمیشہ جامعہ کی تاریخ میں سنہری حروف میں لکھا جائے گا۔ آپ نے ہر لحاظ سے اسے ترقی دی۔ نظم و ضبط اور تعلیم کا بلند معیار قائم کیا۔ طلباء کے ساتھ اتنا گہرا ذاتی تعلق تھا کہ ان میں سے ہر ایک آپ کی وفات پر ایک ذاتی صدمہ محسوس کرتے ہوئے گہرے غم و اندوہ میں ڈوبا ہوا نظر آتا تھا۔

۱۹۶۲ء میں یتامیٰ کی تعلیم اور پرورش کے لئے آپ کی نگرانی میں "دارالاقامۃ النصرۃ" کا ادارہ قائم ہوا۔ یہ بھی آپ کی ذاتی نگرانی میں بڑی کامیابی سے چلتا رہا۔ ۱۹۶۴ء میں آپ افسر جلسہ سالانہ مقرر ہوئے۔ اس اہم اور نازک ذمہ داری کو بھی آپ بڑی کامیابی سے اور مثالی رنگ میں آخری دم تک ادا کرتے رہے۔ ۱۹۶۵ء میں ناظر خدمتِ درویشان کا اہم عہدہ بھی آپ کو تفویض کیا گیا۔ اس کے علاوہ آپ خلافت لائبریری کی کمیٹی کے بھی صدر تھے۔ ربوہ کے محلہ دارالیمن میں غرباء کے کوارٹروں کی تعمیر اور ان کی نگرانی کا کام بھی آپ کے سپرد تھا۔ آپ بیک وقت ان تمام جماعتی اور دینی ذمہ داریوں کو کمال حسن و خوبی سے ادا کرتے تھے۔ کبھی ذاتی آرام کا خیال نہیں رکھا۔ دن رات حتیٰ کہ آخری بیماری میں شدید تکلیف کے دوران بھی آپ کو ان ذمہ داریوں کی ادائیگی کا فکر رہتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حیرت انگیز تنظیمی صلاحیتوں سے نوازا تھا۔ جن کی بناء پر آپ تمام اہم جماعتی تقریبات کا انتظام بڑے احسن رنگ میں سرانجام دیتے تھے۔ علمی قابلیت بھی سلسلہ کی خدمت کے لئے وقف تھی۔ چنانچہ آپ سالہاسال تک انگریزی ماہنامہ ریویو آف ریلیجنز کے مینجنگ ایڈیٹر رہے۔ جامعہ احمدیہ کا اردو رسالہ "مجلۃ الجامعۃ" اور عربی رسالہ "البشریٰ" بھی آپ کی زیر نگرانی شائع ہوتے تھے۔ ان کے علاوہ آپ نے ایک قیمتی اور ضخیم کتاب "غلام احمد" کے نام سے تالیف فرمائی جو تمام تر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایمان افروز ارشادات پر مشتمل ہے۔ جنہیں ایک خاص ترتیب سے بڑی محنت اور سلیقہ کے ساتھ جمع کیا گیا ہے یہ کتاب مئی ۱۹۶۵ء میں شائع ہوئی اور ۱۳۱۲ صفحات پر مشتمل ہے۔

آخری بیماری اور وصیّت

محترم میر صاحب مرحوم کی طبیعت ویسے تو عرصہ سے ناساز چلی آتی تھی۔ لیکن کچھ عرصہ قبل، خون کے دباؤ میں غیر معمولی زیادتی کی وجہ سے دل، گُردوں اور آنکھوں پر بھی اس کا اثر پڑنے لگا۔ جب طبیعت زیادہ علیل ہوئی تو آپ گزشتہ فروری کے آخر میں بغرضِ معائنہ و طبّی مشورہ پشاور تشریف لے گئے۔ وہاں پر طبّی معائنہ کے بعد ڈاکٹری مشورہ کے تحت آپ کو راولپنڈی لے جا کر سی۔ ایم۔ ایچ میں داخل کرا دیا گیا۔ ڈاکٹر کرنل محمود الحسن صاحب اور دیگر ڈاکٹروں کے مشورہ سے آپ کا علاج ہوتا رہا۔ لیکن تکلیف آہستہ آہستہ بڑھتی چلی گئی۔ اور خون کے دباؤ میں زیادتی کنٹرول میں نہ آسکی۔ اور بالآخر خدائی تقدیر غالب آئی اور یہ بیماری جان لیوا ثابت ہوئی۔ سخت تکلیف اور بے چینی کے باوجود ہوش و حواس قائم رہے۔ چونکہ آپ کو اپنی وفات کا یقین تھا اس لئے آپ اپنی اہلیہ صاحبہ بیٹے، بیٹیوں، بھائیوں اور جامعہ احمدیہ کے طلباء کو مختلف وصیتیں کرتے رہے۔ چنانچہ جامعہ احمدیہ کے طلباء کو وصیت کرتے ہوئے آپ نے یہ بھی فرمایا

اسلام کی فتح اور کامیابی کے لئے تمہارے خون کی ضرورت ہے۔ مجھے امید ہے کہ تم اس کے لئے ہمیشہ تیار اور آمادہ رہو گے۔

یہ امر خاص طور پر قابلِ ذکر ہے کہ آپ کی اس آخری بیماری کے دوران آپ کے بھائیوں اور دیگر افرادِ خاندان کے علاوہ طلباء جامعہ احمدیہ کو دن رات خدمت اور تیمارداری کی خاص توفیق حاصل ہوئی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اولاد

اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک صاحبزادہ عطا فرمایا۔ یعنی عزیزم سیّد قمر سلیمان صاحب جو ایف ایس سی۔ پری میڈیکل کے سٹوڈنٹ ہیں۔ تین صاحبزادیاں ہیں یعنی عزیزہ امۃ المصور صاحبہ (متعلمہ ایم۔ اے) عزیزہ ندرت (جماعت ہشتم) اور عزیزہ نصرت (جماعت ہفتم)

احبابِ جماعت محترم میر صاحب کی بیگم صاحبہ محترمہ اور ان کے بچوں کے لئے بالخصوص خاص درد کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں یہ عظیم صدمہ صبرِ جمیل کے ساتھ برداشت کرنے کی طاقت و نصرت عطا فرمائے۔ اور ہر آن ان کا حافظ و ناصر ہو۔ انہیں اپنے خاص فضلوں سے نوازے۔ احبابِ جماعت یہ بھی دعا کریں کہ محترم میر صاحب مرحوم کی رحلت سے بظاہر جماعت میں جو عظیم خلاء پیدا ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ آپ اپنے فضل سے اسے پُر فرمائے۔ اور جماعت کی نوجوان نسل کو محترم میر صاحب کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

سالِ نو کے لئے درویش فنڈ کے وعدے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے قربانی کا جذبہ رکھنے والے احباب کی طرف سے اگلے مالی سال یعنی ۷۴-۱۹۷۳ء کے لئے درویش فنڈ کے وعدے موصول ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ ان گراں قدر وعدوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اپنے پیارے امام ہمام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پیغام پر لبیک کہنے اور اپنے درویش بھائیوں کے ساتھ محبت و اخوت کا مظاہرہ کرنے کا کتنا قابلِ قدر جذبہ مخلصین جماعت کے دلوں میں پایا جاتا ہے نظارت ہذا ان سب کی خدمت میں ھدیۂ تشکر پیش کرتے ہوئے اُن دوستوں سے بھی جن کے وعدے ابھی نہیں آئے درخواست کرتی ہے کہ وہ اپنی حیثیت کے مطابق جلد وعدے ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

رفتار وصولی چندہ وقفِ جدید

حسابات دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ چندہ وقفِ جدید کی وصولی کی رفتار بہت گر گئی ہے۔ اب تک کی وصولی، تدریجی وصولی سے بہت کم ہے۔ میں سیکرٹریان مال اور صدر صاحبان کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حالیہ ارشاد کی طرف توجہ دلاتا ہوں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:-

"جس وقت خدا تعالیٰ کے حضور کوئی عملی قربانی پیش کی جاتی ہے اس وقت سے اس کا ثواب شروع ہوتا ہے۔ آپ (چندہ وقفِ جدید مطابق وعدہ ادا نہ کر کے ماقبل) ثواب سے محروم رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنا فضل اور رحم فرمائے ...... اب ہمیں زیادہ دیر تک محروم نہیں رہنا چاہیئے۔ بلکہ یہ عزم کر لینا چاہیئے کہ ہم نے ان بقایاجات کو پُورا کرنا ہے۔"

پس عہدیداران کرام اپنی جدوجہد کو تیز کریں اور احباب کرام اپنے وعدوں کے مطابق جلد از جلد ادائیگی کر کے ممنون فرماویں۔ اُمید ہے کہ احباب اپنے ذمہ بقایا چندہ وقفِ جدید کی سو فیصدی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق بخشے آمین۔

(انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان)

حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحبؓ کی بعض روایات

از مکرم چوہدری سید احمد صاحب عالمگیر افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

حضرت مرزا عزیز احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۹۰۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کی تھی۔ حضرت مولوی محمد الدین صاحب فرماتے ہیں کہ بیعت کی اصل تاریخ ۶ مارچ ۱۹۰۶ء ہے۔ نیز حضرت مولوی صاحب علاوہ دیگر احباب کے اس مبارک تقریب میں موجود تھے۔ غالباً حضرت مرزا نانی صاحب مرحوم نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں نماز ظہر یا عصر کے بعد عرض کی تھی کہ میاں عزیز احمد صاحب بیعت کرنا چاہتے ہیں جس پر حضورؑ نے فرمایا آج ہی۔ مگر اسی وقت کسی نے حضرت میاں صاحب کو آگے کر دیا اور بیعت ہو گئی۔

حضرت مرزا سلطان احمد صاحبؓ نے گو بہت بعد میں بیعت کی مگر بیعت میں دیری کسی مخالفت کی بناء پر نہ تھی۔ آپ بار بار اپنے دوستوں کو فرمایا کرتے تھے کہ میں حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام کو آپ سے بہتر جانتا ہوں مگر میں بیعت کی شرائط کو پورا کرنے کا اہل نہیں ہوں۔ اس بارہ میں حضرت مرزا عزیز احمد صاحب نے خاکسار کو جو واقعات سنائے وہ ہدیۂ ناظرین کئے جاتے ہیں۔ ان سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کے دل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بڑی قدر و عزت تھی۔

۱۔ حضرت والد صاحب جب میانوالی میں مال افسر تھے اور ابھی انہوں نے بیعت نہیں کی تھی۔ ان کے پاس قادیان کے دو دوست بطور خدمتگار کے رہتے تھے یعنی مکرم فضل الدین صاحب والد چوہدری حسن دین صاحب درویش اور قاضی علی محمد صاحب والد قاضی نور محمد صاحب یہ دونوں اصحاب مخلص اور جوشیلے احمدی تھے۔ یہ حضرت والد صاحب کو ہر وقت تبلیغ کیا کرتے تھے اور مجبور کرتے تھے کہ بیعت کر لی جائے۔ بعض اوقات ان کے اس رویہ سے والد صاحب چڑ بھی جایا کرتے تھے مگر یہ باز نہیں آتے تھے۔ چنانچہ میرے سامنے بھی کئی بار حضرت والد صاحب نے ان کو سرزنش کی۔ حضرت والد صاحب فرمایا کرتے تھے کہ ان کے علاوہ اور بھی بہت سے دوست مجھے بیعت کرنے کے لئے کہتے رہتے تھے مگر میرا ان سب کو یہی جواب تھا کہ میں حضرت والد صاحب یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خوب جانتا ہوں وہ بیشک اللہ تعالیٰ کے مرسل اور نبی ہیں مگر میری حالت ایسی نہیں کہ بیعت کو نبھا سکوں اور اسی لئے میں ان کی بیعت نہیں کرتا۔

۲۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال ہو گیا تو میں اپنے پہلے خسر کے گاؤں اعظم آباد میں تھا جو کہ کوٹ رادھا کشن ریلوے اسٹیشن کے پاس ہے۔ میرے خسر اس وقت لاہور گئے ہوئے تھے۔ جب ان کو حضور کی وفات کا علم ہوا تو مجھے اطلاع کرنے کے لئے گاؤں واپس تشریف لائے اور مجھے قادیان جانے کے لئے کہا۔ اس کے بعد حضرت والد صاحب کی طرف سے بھی تار ملا۔ مگر میں بیماری یا اپنی بدقسمتی کی وجہ سے وقت پر قادیان نہ پہنچ سکا اس کے کچھ عرصہ بعد جب میں قادیان گیا تو حضرت والد صاحب مجھے حویلی کے احاطہ میں ملے اور فرمایا کہ :۔

"میرے تو والد صاحب فوت ہو گئے تھے۔ تمہارے تو دادا اور پیر بھی تھے مگر تم وفات کے وقت نہیں آئے تمہیں شرم کرنی چاہیئے تھی"

حضرت والد صاحب نے مجھے اس سے سخت الفاظ پھر کبھی نہ کہے اور نہ کبھی اس واقعہ سے قبل کہے تھے۔ حالانکہ حضرت والد صاحب نے ابھی تک حضور علیہ السلام کی بیعت بھی نہ کی تھی۔

۳۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وصال ہو گیا تو حضرت والد صاحب جالندھر میں مال افسر تھے۔ اپنے علاقہ میں دورہ کر کے گھوڑے پر سوار ہیڈ کوارٹر میں واپس آ رہے تھے کہ زور سے آواز آئی "ماتم پرسی" حضرت والد صاحب حیران ہوئے کہ اس کا کیا مطلب ہے چونکہ تائی صاحبہ بیمار تھیں اس لئے انہوں نے خیال کیا کہ ممکن ہے اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کی وفات کے بارہ میں اطلاع دی ہو۔ پھر انہوں نے خیال کیا کہ تائی صاحبہ کی وفات پر اللہ تعالیٰ کو یہ تکلیف فرمانے کی کیا ضرورت تھی۔ ہو نہ ہو یہ حضرت والد صاحب کی وفات کے بارہ میں خدا کی طرف سے مجھے اطلاع ہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے ہیڈ کوارٹر میں واپس آ کر ڈی سی صاحب کو رخصت کی درخواست دی کہ میرے والد صاحب وفات پا گئے ہیں مجھے گھر جانے کی اجازت دی جائے۔ ڈی سی صاحب نے اطلاع کا ذریعہ دریافت کی تو حضرت والد صاحب نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اس بارہ میں اطلاع دی ہے اس پر ڈی سی صاحب نے کہا کہ یہ تمہارا وہم ہے۔ تمہارے والد صاحب کوئی چھوٹے موٹے آدمی نہیں وہ وفات پا جاتے تو دشمن بغلیں بجاتے اور دوستوں میں ماتم برپا ہو جاتا اور دنیا میں ایک ہنگامہ کھڑا ہو جاتا۔ چنانچہ میری وہ درخواست نامنظور کر دی گئی۔ حضرت والد صاحب نے فرمایا کہ اسی دن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے مجھے تار مل گئی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وفات پا گئے ہیں۔ میں یہ تار لے کر ڈی سی صاحب کے پاس گیا تو وہ سخت حیران ہوا اور مذاقاً کہنے لگا کہ تم بھی ملہم اور تمہارا والد بھی ملہم۔ اس ڈی سی کا نام M. R. Baron تھا جو بعد میں پنجاب کا سیکرٹری بھی بن گیا

حضرت والد صاحب نے اگرچہ ابھی بیعت نہ کی تھی مگر جماعت اور خلافت کے ساتھ ان کو جو عقیدت تھی وہ مندرجہ ذیل واقعہ سے ظاہر ہے

میری پہلی شادی مکرم مرزا محمد اعظم بیگ صاحب کی دختر سے ہوئی۔ ہم بارات لے کر لاہور گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ بھی ہمارے ساتھ تھے۔ ہم حضور کو اس وقت میاں صاحب کہہ کر پکارا کرتے تھے۔ ہمارا قیام منشی امتیاز الدین صاحب کے گھر پر تھا بارات جب لاہور سے روانہ ہو کر بٹالہ کے اسٹیشن پر پہنچی تو حضرت نواب محمد علی خاں صاحبؓ نے ہمیں لینے کے لئے دو رتھ بھجوائے ہوئے تھے (یہ ایک قسم کی بہلی ہوتی تھی جس کے دو بڑے بڑے پہیئے ہوتے تھے اور بیل کھینچا کرتے تھے) ان دنوں ابھی قادیان تک ریل نہیں گئی تھی۔ جب ہم قادیان پہنچے تو حضرت والد صاحب نے فرمایا کہ

"دلہن کو گھر لے جانے کی بجائے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح اول کے پاس لے جاؤ"

چنانچہ حضرت والد صاحب کے ارشاد کی تعمیل کی گئی۔

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

وعدوں کی ادائی کیلئے آخری میعاد اکتوبر ۷۳ء

حضرت سید میر داؤد احمد صاحب کے سانحہ ارتحال پر

بھارت کے احباب اور جماعتوں کی طرف سے تعزیت کے مزید خطوط اور قرار دادیں

بدر کی گزشتہ اشاعت میں ایک فہرست شائع ہو چکی ہے۔ اس کے بعد محترم جناب ناظر صاحب اعلیٰ اور حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم صاحب کی خدمت میں مزید خطوط اور قرار دادیں موصول ہوئی جن کی فہرست ذیل میں دی جا رہی ہے۔ ایڈیٹر

۱۔ ڈاکٹر مس ایس بھاٹیہ امرتسر تعزیت بذریعہ چٹھی
۲۔ مکرم مولوی فیض احمد صاحب مبلغ سونگڑہ "
۳۔ " سید فضل الرحمٰن صاحب خوردہ "
۴۔ جماعت احمدیہ سونگڑہ قرارداد تعزیت
۵۔ " " پینگاڑی "
۶۔ " " بنگلور "
۷۔ " " سرینگر "
۸۔ " " برہ پورہ "
۹۔ " " رشی نگر "
۱۰۔ " " بھوبنیشور "
۱۱۔ مکرم پروفیسر مبارک احمد صاحب سرینگر چٹھی
۱۲۔ " مولوی عبد الحق صاحب مبلغ حیدر آباد "
۱۳۔ " شمس عالم صاحب شاہی منزل بھاگلپور "
۱۴۔ " شیخ قمر علی صاحب کرولی "
۱۵۔ " نورشیخ محمد یوسف صاحب گلبرگہ "
۱۶۔ " مولوی خلیل الدین احمد صاحب بنالی "
۱۷۔ مکرم شبیر عالم صاحب خانپور ملکی بذریعہ چٹھی
۱۸۔ " مولوی غلام احمد شاہ صاحب رشی نگر "
۱۹۔ " مولوی محمد سلیمان صاحب جمشید پور "
۲۰۔ مکرمہ قیصر جہاں صاحبہ سکندر آباد "
۲۱۔ انجمن احمدیہ کلکتہ قرارداد
۲۲۔ جماعت احمدیہ شاہ نگر "
۲۳۔ مکرمہ عالیہ بیگم صاحبہ شاہ نگر چٹھی
۲۴۔ مکرم عبد الوہاب صاحب ناتھ آسنور "
۲۵۔ " مولوی کمال الدین صاحب مدراس "
۲۶۔ " مولوی محمد عبد اللہ صاحب خرم ہاری پاریگام "
۲۷۔ " نورشیخ محمد عبد اللہ صاحب بنا پور "
۲۸۔ " محمد کریم اللہ صاحب نوجوان مدراس "
۲۹۔ " بی محمد احمد صاحب پینگاڑی "
۳۰۔ جماعت احمدیہ سرینگر قرارداد
۳۱۔ " " کانپور "
۳۲۔ مکرم عبد المجید صاحب قریرہ کلکتہ چٹھی
۳۳۔ " سید رشید احمد صاحب سرینگر "

درخواست دعا۔ میری والدہ محترمہ جو معمر اور دل کی مریضہ ہیں پھسل کر گر جانے سے زخمی ہو گئی ہیں شدید پریشانی ہے ان کی صحت کاملہ عاجلہ کیلئے دعائی عاجزانہ درخواست ہے

موسیٰ بنی مائنز میں جلسہ پیشوایانِ مذاہب کا انعقاد

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ مدراس رکن تبلیغی وفد

رانچی میں منعقدہ احمدیہ کانفرنس میں شمولیت کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی قیادت میں اراکین وفد موسیٰ بنی مائنز کے لئے روانہ ہوئے۔ ۲۵ر اپریل کی صبح کو مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل پہلے ہی موسیٰ بنی چلے گئے تھے تاکہ جلسہ کے ضروری انتظامات کر سکیں اس کے بعد صبح گیارہ بجے حضرت صاحبزادہ صاحب مکرم پروفیسر عزیز احمد صاحب کی کار میں روانہ ہوا۔ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی اور خاکسار بھی ہمراہ تھے۔ تین بجے کے قریب ہم موسیٰ بنی پہنچے مکرم ایس۔ ایم رضوان احمد صاحب ایم۔ اے بی ایل ویلفیئر آفیسر موسیٰ بنی مائنز کے مکان پر کچھ دیر آرام کرنے کے بعد مسجد احمدیہ پہنچے احباب جماعت نے نعرہ ہائے تکبیر اور دیگر اسلامی نعروں کے ساتھ حضرت صاحبزادہ صاحب کا استقبال کیا۔

مسجد احمدیہ

موسیٰ بنی مائنز میں خدا کے فضل سے ایک بڑی اور مخلص جماعت ہے تمام احباب کرام جو زیادہ تر صوبہ اڑیسہ سے تعلق رکھتے ہیں مقامی مائنز میں ملازم ہیں۔ احمدی احباب کا کسی قسم کی سٹرائیک اور تخریبی سرگرمیوں میں حصہ نہ لینا۔ ان کا حسنِ کارکردگی مخلصانہ سرگرمیاں اور وفاداری کی نمایاں خصوصیات سے متاثر ہو کر کمپنی نے اپنے خرچ ایک ایک خوبصورت اور بڑی مسجد ۱۹۳۹ء میں تعمیر کروادی تھی جبکہ حضرت مولانا عبدالغفور صاحب یہاں مبلغ تھے۔ اب بھی اس مسجد کے لئے بجلی۔ پانی۔ صفائی اور مرمت وغیرہ کے اخراجات کمپنی کی طرف سے ادا کئے جاتے ہیں گویا خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیوں کو یہاں ایک نمایاں حیثیت حاصل ہے

اس مسجد کے ساتھ ہی خالصتہً احمدیوں کا ایک محلہ ہے اور احمدیہ لائنز کے نام سے موسوم ہے۔ یہ کالونی بھی کمپنی کی طرف سے بنا کر دی گئی ہے۔

جلسہ پیشوایانِ مذاہب

مورخہ ۲۵ر اپریل کو بعد نماز مغرب وعشاء جناب سردار بلبیر سنگھ صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ مائنز کی صدارت میں مسجد احمدیہ کے سامنے کے وسیع گراؤنڈ میں بنائے گئے خوبصورت پنڈال میں جلسہ پیشوایان مذاہب منعقد ہوا تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے تعارفی تقریر کی آپ نے اس مقدس جلسہ کی غرض وغایت بیان کرنے کے بعد بتایا کہ مختلف مذاہب کی تعلیمات مختلف خوشبودار پھولوں کی طرح ہیں۔ اس جلسہ میں آپ کو ایک ایسا گلدستہ پیش کیا جائے گا جس میں تمام مذاہب کی تعلیمات بیان ہوں گی۔ آپ نے موجودہ زمانہ میں امن اور یکجہتی کی ضرورت اور اس کے حصول کے ذرائع پر روشنی ڈالی۔ آخر میں آپ نے پیشوایان مذاہب کے احترام اور قومی یکجہتی کو قائم رکھنے کے لئے جماعت احمدیہ کی سرگرمیوں کا ذکر فرمایا۔

اس مختصر تعارفی تقریر کے بعد دیگر تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ سب سے پہلے محترم مولوی عبدالحق صاحب فضل نے سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت وسوانح پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ کی مقدس زندگی اور عالمگیر تعلیمات کی تفصیل بیان کی۔

دوسرے نمبر پر خاکسار کی تقریر حضرت شری کرشن جی مہاراج کے متعلق ہوئی۔ خاکسار نے آپ کی بعثت سے قبل ہندوستان کی حالت بیان کرکے آپ کے ذریعہ رونما ہونے والے روحانی انقلاب کا ذکر کیا۔ اور آپ کی تعلیمات کا نچوڑ پیش کیا۔ خاص کر بھگوت گیتا کے مختلف حوالوں سے آپ کی توحید کی تعلیم پر روشنی ڈالی۔ نیز آپ پر کئے گئے بعض اعتراضات بیان کر کے ان کے جواب بتائے

تیسری تقریر شری رام چندر جی کے متعلق شری ایس این لعل صاحب کی ہوئی۔ آپ نے شری رام چندر جی مہاراج کی زندگی کے مختلف واقعات کی روشنی میں آپ کی سیرت اور تعلیمات کے بعض حصے بیان کئے۔

چوتھی تقریر یسوع مسیحؑ کی سوانح پر ایک عیسائی پادری کی رکھی گئی تھی۔ مگر چونکہ وہ تشریف نہ لا سکے اس لئے یہ تقریر نہ ہو سکی۔

اس کے بعد محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی کی تقریر پیشوایان مذاہب کے عنوان پر ہوئی۔ آپ نے اپنے مخصوص انداز میں بدامنی کے اسباب بتا کر اس کے سدباب کے طریق بیان کئے اور بتایا کہ ہر مذہب کے ساتھ تعلق رکھنے والوں کے لئے ضروری ہے کہ جہاں وہ اپنے مذہب کی خوبیاں دیکھے وہاں دوسرے مذاہب کی تعلیمات اور ان کی خوبیوں اور فضائل کا بھی مطالعہ کریں۔ جیسا کہ کسی نے کہا ہے ؎

حُسن اپنا ہی نظر آیا تو کیا آیا نظر
غیر کا حُسن جو دیکھے وہ نظر پیدا کر

آپ نے اپنی تقریر میں خاص کر حضرت گورو نانک جی مہاراج کی سیرت وسوانح کے مختلف قابلِ تقلید واقعات بیان کئے آپ نے بتایا کہ حضرت گورو نانک جی مہاراج کی بعثت کی غرض ہندو مسلم اتحاد قائم کرنا تھا۔ اس سلسلہ میں فاضل مقرر نے شری گورو گرنتھ صاحب میں سے کئی شلوک ترنم سے پڑھ کر سامعین کو اور خاص طور پر جلسہ گاہ میں موجود سکھ بھائیوں کو محظوظ کیا

حضرت صاحبزادہ صاحب کا روح پرور خطاب

اس کے بعد سیدی حضرت صاحبزادہ صاحب نے عشقِ محمدی میں ڈوبی ہوئی بے حد روح پرور خطاب فرمایا۔ آپ نے بتایا کہ آج دنیا میں اس لئے جھگڑے پیدا ہوتے ہیں کہ انسان کے قول اور فعل میں بڑا تضاد پایا جاتا ہے۔ مذہبی لیڈر ہوں یا سیاسی رہنما۔ وہ تقریریں اور باتیں بڑی خوبصورتی سے کرتے ہیں لیکن جب ان باتوں کو عملی جامہ پہنانے کا وقت آتا ہے تو وہ گریز کی راہ اختیار کر جاتے ہیں

محترم صاحبزادہ صاحب نے بتایا کہ جماعت احمدیہ قرآن کریم پر پورا ایمان لاتی ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کرتی ہے۔ آپ کو سید ولد آدم، فخرِ موجودات فخرِ رسل اور خدا اور اس کی مخلوق کے درمیان شفیع یقین کرتی ہے۔ جماعت احمدیہ کے عقاید کی ساری بنیاد قرآن کریم ہے۔ قرآن کریم کی صحیح اور سچی تعلیم جسے خود مسلمان بھلا چکے ہیں اور جس کے متعلق غیر مذاہب غلط فہمی میں مبتلا ہیں اور خالق ومخلوق کے درمیان زندہ تعلق پیدا کرنے والے قرآن کی صحیح تعلیم کو اس ترقی یافتہ اور سائنس کے دور میں انسانی قلوب کو متاثر کرنے والے انداز میں اکناف عالم میں ہماری جماعت پھیلاتی ہے۔ بغیر کسی دنیاوی لالچ کے صرف انسانیت کی محبت وبقا اور شرف کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے کوشش کرتی ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ فرما کر انسانیت کو جس بلند مقام پر فائز فرمایا تھا اس کے بارہ میں نہایت ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔

آپ نے بتایا کہ خدا کے فضل سے ہماری جماعت کی برانچیں دنیا کے کناروں تک قائم ہیں۔ ان تمام مقامات پر جہاں جہاں جماعتیں قائم ہیں پیشوایانِ مذاہب کی تعلیم پہونچی کی جاتی ہے اور ہم مختلف مذاہب کی تعلیم بیان کرتے ہیں اور یہ کوشش انسانی ہمدردی اور پیشوایان مذاہب کے حقیقی احترام کے لئے کی جاتی ہیں۔

آپ نے بتایا کہ تمام قائم رہنے والی تعلیمات جو مختلف مذاہب کی مسلّمہ ہیں وہ قرآن کریم میں موجود ہیں۔ جو شخص جماعت احمدیہ میں شامل ہوتا ہے وہ گویا تمام پیشوایان مذاہب کے ساتھ اپنے آپ کو منسلک کر لیتا ہے۔ اور اس طرح وہ پیغمبروں رشیوں اور منیوں پر ایمان لاتا ہے۔

آخر میں آپ نے اس جلسہ کی تمام تقادیر پر سنجیدگی کے ساتھ غور کرنے کی تلقین فرمائی۔ صدارتی تقریر میں جناب سردار بلبیر سنگھ جی نے فرمایا کہ تمام مذاہب کا مقصد ایک ہی ہے یعنی خدا تعالےٰ سے حقیقی تعلق قائم کرنا۔ مذہب انسان کی روحانی ترقی کے لئے ہے۔ آج جبکہ انسان مادی ترقی کے عروج پر پہنچ چکا ہے وہ اپنی ترقی پر مطمئن نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ روحانیت کا فقدان ہے اور اپنے اپنے مذہب سے لاتعلقی ہے

آپ نے اپنی تقریر میں مختلف بانیان مذاہب کی بعض عمدہ تعلیمات کا ذکر فرمایا اور خالق ومخلوق کے تعلق اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کو خوبصورت انداز میں بیان کیا

آخر میں مکرم محمد ابراہیم صاحب صدر جماعت احمدیہ موسےٰ بنی مائنز نے مقررین اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

صدر جلسہ سردار بلبیر سنگھ صاحب کو قرآن کریم کا تحفہ

اس موقع پر جماعت کی طرف سے جناب صدر جلسہ کی خدمت قرآن کریم انگریزی کا روحانی تحفہ مکرم مولوی امینی صاحب نے پیش کیا۔ جسے انہوں نے شکریہ کے ساتھ قبول فرمایا۔

جلسہ میں احمدیوں کے علاوہ کثیر تعداد میں غیر احمدی اور غیر مسلم دوست شریک ہوئے۔ جلسہ کے دوران مہمانوں کی خدمت میں ٹھنڈے مشروبات پیش کئے گئے

۲۶ر اپریل کو حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب براستہ پٹنہ قادیان کے لئے روانہ ہوئے۔ محترم مولانا امینی صاحب اور مولوی عبدالحق صاحب صوبہ بہار کی دوسری جماعتوں کے دورہ کے لئے روانہ ہوئے اور خاکسار ۲۸ر اپریل کو براستہ کلکتہ عازم مدراس ہوا احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان دوروں اور جلسوں کے بہترین نتائج پیدا فرمائے۔ آمین ۔

انگلستان میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی و تربیتی مساعی

بقیہ صفحہ اول

انسانی روح کے بارہ میں بحث ہو رہی ہے اور سب لوگوں کو شمولیت کی دعوت دی گئی ہے۔ خاکسار نے بھی فوری طور پر ان کو فون کر دیا۔ چند منٹ کے بعد خاکسار کی باری آگئی۔ چنانچہ میں نے فون پر اپنے خیالات کا اظہار کیا جو اسی وقت بی بی سی لندن سے اس پروگرام میں نشر ہو گئے۔ خاکسار نے بتایا کہ میں اس موضوع پر اسلامی نقطۂ نظر بیان کرنا چاہتا ہوں جو مامور زمانہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے اپنی کتاب Teachings of Islam میں بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ میں نے انسانی نفس کی تین حالتوں (نفس امارہ۔ نفس لوامہ۔ نفس مطمئنہ) کا مختصراً ذکر کیا۔ اور بتایا کہ ان کیفیات کو ہر شخص اپنی زندگی میں محسوس کر سکتا ہے۔ مجھ سے دریافت کیا گیا کہ اسلام حیات بعد الموت کے بارہ میں کیا کہتا ہے۔ میں نے جنت اور دوزخ کا تصور مختصراً بیان کیا اور بتایا کہ اسلام لامحدود اور لامتناہی جنت اور بالآخر ختم ہو جانے والی دوزخ کا قائل ہے۔

اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ مختصر وقت میں بنیادی امور کو اچھے رنگ میں بیان کرنے کا موقع مل گیا۔

اجلاس خدام الاحمدیہ

۱۱ر مارچ کو خدام الاحمدیہ کا ماہانہ اجلاس منعقد ہوا۔ محترم جناب بشیر احمد صاحب رفیق نائب صدر خدام الاحمدیہ برطانیہ نے اس اجلاس کی صدارت فرمائی۔ محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے خدام سے خطاب فرمایا۔ اس اجلاس کے ساتھ ہی خدام الاحمدیہ کے سابق قائد مکرم ڈاکٹر ولی احمد شاہ صاحب کے اعزاز میں الوداعی پارٹی دی گئی۔ محترم امام صاحب نے اپنے خطاب میں مکرم ڈاکٹر صاحب کی خدمات کو سراہا اور امید ظاہر کی کہ خدام الاحمدیہ کا قدم ترقی کی جانب اٹھتا رہے گا۔

ماہانہ اجلاس

جماعت لنڈن کا ماہانہ مرکزی اجلاس مورخہ ۲۵ر مارچ بروز اتوار محترم جناب امام صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مکرم احمد منان مرزا صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی۔ مکرم خواجہ منیر الدین صاحب نے نظم پڑھی۔ بعدہٗ محترم جناب بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لنڈن نے افتتاحی تقریر میں بتایا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے بے شمار نشانات ہیں۔ آج کا یہ جلسہ ایک عظیم الشان نشان کے تذکرہ سے متعلق ہے، جو ایک معاند اسلام پنڈت لیکھرام کی ہلاکت کی صورت میں ظاہر ہوا۔ اس کے بعد خاکسار نے اس پیشگوئی کے بارہ میں ایک مفصل تقریر کی جس میں اس عظیم الشان پیشگوئی کا پس منظر، اس کی تفاصیل اور اس کے ظہور پذیر ہونے کے واقعات کی تفصیلات بیان کیں۔ اور بتایا کہ جس یقین، تحدی اور وضاحت سے یہ پیشگوئی کی گئی اور جس طرح کہ یہ مذکورہ تفاصیل کے عین مطابق پوری ہوئی وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زندہ ثبوت ہے۔ احباب جماعت نے کثرت کے ساتھ اجلاس میں شرکت کی۔

اجلاس جماعت ہنسلو

۲۴ر مارچ کو جماعت احمدیہ ہنسلو نے وسیع پیمانہ پر ماہانہ اجلاس منعقد کیا۔ مکرم و محترم امام صاحب نے اس کی صدارت فرمائی۔ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے احباب جماعت سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ہماری جماعت کے احباب کو ہمیشہ یہ عہد اپنے سامنے رکھنا چاہیئے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا۔ آپ نے فرمایا کہ ہمیں اپنی اصلاح اور عمدہ نمونہ کی طرف بہت توجہ دینی چاہیئے۔ کیونکہ یہ بہترین تبلیغ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ آیت کریمہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون میں ایک زریں ہدایت ہے۔ اس کا تقاضا ہے کہ ہم ایک لمحہ بھی اصلاح نفس سے غافل نہ ہوں۔

اجلاس میں مکرم عبد اللطیف خاں صاحب صدر جماعت نے کارگزاری کی رپورٹ پیش کی۔ آخر میں محترم جناب امام صاحب نے بھی احباب جماعت سے خطاب فرمایا اور کام کی رفتار کو تیز تر کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ محترم امام صاحب نے اس موقع پر کتابچہ "مامور زمانہ" کا بھی تعارف کرایا۔

بزم حسن بیان

۲۴ر مارچ کی شام ۶ بجے محمود ہال میں بزم حسن بیان کا اجلاس منعقد ہوا یہ اس سلسلہ کا پہلا اجلاس تھا۔ محترم جناب بشیر احمد خاں صاحب رفیق امام مسجد فضل لنڈن نے "حضرت سید احمد شہید" کے بارہ میں ایک علمی مقالہ پیش کیا۔ جس کے بعد احباب جماعت نے منظومات پیش کیں۔ نماز کے بعد اس اجلاس کی دوسری نشست ہوئی جو دس بجے ختم ہوئی۔

پولیس سیمینار میں شرکت

مکرم و محترم جناب بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد فضل لنڈن نے ۲۸ر مارچ کو وانڈزورتھ پولیس کے ایک سیمینار میں شرکت کی اور سیمینار کے مندوبین سے خطاب کیا۔ آپ کے خطاب کے بعد سوال و جواب کا دلچسپ سلسلہ جاری ہوا اور بہت دیر تک جاری رہا۔ آپ نے مندوبین کو بتایا کہ معاشرہ میں قیام امن کے لئے اسلام نے کیا تعلیمات دی ہیں۔ اسلام کی سماجی اور معاشرتی ہدایات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے ثابت کیا کہ ان اسلامی تعلیمات کے نتیجہ میں معاشرہ میں ایک خوشگوار اور خوش آئند تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ مکرم عبد العزیز صاحب دین بھی اس موقع پر آپ کے ہمراہ تھے۔

کتابچہ مامور زمانہ کی اشاعت

جماعت احمدیہ ہنسلو نے تبلیغی میدان میں ایک نئے کام کا آغاز کیا ہے۔ یہ ضرورت ایک عرصہ سے محسوس کی جا رہی تھی کہ اردو دان طبقہ کے لئے کوئی ایسا لٹریچر ہونا چاہیئے جو ان کو دعاوی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تعارف دلوا سکے سے آگاہ ہو سکیں۔ چنانچہ محترم امام صاحب کی تحریک پر جماعت ہنسلو نے ایک کتابچہ کی اشاعت کا پروگرام بنایا۔ چنانچہ خاکسار نے "مامور زمانہ"۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام بانی جماعت احمدیہ" کے عنوان سے بارہ صفحات کا ایک کتابچہ تصنیف کیا جو لنڈن مشن کے زیر اہتمام اپنے پریس میں چھپوا کر جماعت پر شائع کر دیا گیا۔ خدام الاحمدیہ لنڈن کے خصوصی تعاون کے نتیجہ میں اس کتابچہ کی طباعت اور چھپائی کا کام تیزی سے مکمل ہو گیا۔ جماعت ہنسلو نے یہ کتابچہ اپنے حلقہ کے علاوہ دیگر جماعتوں کے دوستوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ امید ہے کہ اس سلسلہ میں مزید کتابچے بھی شائع ہوں گے۔

سال رواں کا پہلا یوم تبلیغ

تبلیغ اسلام ایک مومن کی روح کی غذا ہے اور ہر احمدی کو تو یہ خصوصی امتیاز حاصل ہے کہ وہ جماعت احمدیہ جیسی خادم اسلام جماعت کا ایک فرد ہے جس کو اس زمانہ میں یہ منفرد اعزاز حاصل ہے کہ صرف یہی ایک جماعت آج ساری دنیا میں اسلام کی تبلیغ کا فریضہ سرانجام دے رہی ہے۔ انگلستان مشن بھی اسی عالمگیر جماعت کا ایک حصہ ہے۔ یہاں کی طرف سے برطانیہ بھر میں بسنے والے لوگوں کو اسلام کا پیغام پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس سال رواں کا پہلا یوم تبلیغ اسی مہم کی ایک کڑی ہے۔

لٹریچر کی طباعت و ترسیل

یوم تبلیغ کے لئے ۱۸ر مارچ کی تاریخ مقرر کی گئی۔ اخبار احمدیہ کے ذریعہ سب احباب کو اطلاع دی گئی۔ صدر صاحبان کے نام الگ خطوط بھی ارسال کئے گئے۔ لنڈن مشن کی طرف سے اس یوم تبلیغ کے لئے ایک خصوصی دو ورقہ شائع کیا گیا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ یہ دو ورقہ بارہ ہزار کی تعداد میں مشن کے اپنے پریس پر شائع کیا گیا۔ اس کی طباعت کے سلسلہ میں مکرم سید منصور احمد صاحب اور مکرم سید طاہر احمد صاحب نے نمایاں کام کیا۔ مکرم غلام احمد صاحب چغتائی نے اس دو ورقہ اور دیگر لٹریچر کے پیکٹ بنا کر انگلستان کی سب جماعتوں کو حسب ضرورت اور بروقت ارسال کر دئیے۔

۱۸ر مارچ کا دن کتنا بابرکت دن تھا۔ اس روز انگلستان کے مختلف شہروں میں احمدی حضرات نوجوان اور بچے سبھی تبلیغ اسلام کے جذبہ سے سرشار صبح سویرے اپنے گھروں سے روانہ ہوئے۔ اور ایک خاص لگن اور جذبہ کے ساتھ سارا دن لٹریچر کی تقسیم میں مصروف رہے جماعتوں کی طرف سے موصول ہونے والی مجموعی اطلاعات کے مطابق اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا یہ یوم تبلیغ ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔

لنڈن میں احباب جماعت صبح ۹ بجے محمود ہال میں جمع ہوئے جہاں انہیں گروپس میں تقسیم کر کے لنڈن کا ایک معین علاقہ سپرد کیا گیا اور لٹریچر دیا گیا۔ جب یہ سب مکمل ہو گیا تو مکرم جناب بشیر احمد خاں صاحب رفیق امام مسجد فضل لنڈن نے مختصر خطاب کے بعد اجتماعی دعا کروائی۔ اور احباب وفود کی صورت میں لنڈن کے مختلف علاقوں میں پھیل گئے۔ سارا دن لٹریچر تقسیم کرنے اور زبانی بھی اسلام کا پیغام پہنچانے کے بعد گروپ لیڈر صاحبان شام کو مشن ہاؤس آئے اور اپنے کام کی رپورٹ پیش کی۔

ہائیڈ پارک میں تقریر

اس روز خاکسار کو تعارف اسلام و احمدیت کے موضوع پر تقریر کرنے کا بھی موقع ملا۔ خاکسار آٹھ دس احمدی دوستوں کے ہمراہ لنڈن کے مشہور ہائیڈ پارک کے سپیکرز کارنر میں گیا جہاں ایک بکس کو سٹیج کے طور پر استعمال کرتے ہوئے اسلام کے بارہ میں تقریر کرنی شروع کی۔ ہمارے ساتھی Pray card ... ہوئے دونوں طرف کھڑے تھے جس سے لوگوں کی توجہ ہوئی۔ اور آہستہ آہستہ لوگ ... جمع ہونے لگے۔ ایک وقت میں تو اچھا خاصا مجمع ہو گیا۔ خاکسار نے ایک مختصر تقریر کی۔ اس میں اسلام کا مختصر تعارف اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور جماعت کا تعارف کرایا۔

تقریر کے دوران مختلف لوگوں نے سوالات کئے جن کے جوابات دیئے گئے بہت سے مسلمانوں سے بھی اس موقع پر ملاقات ہوئی جنہوں نے تبلیغ اسلام کی ان مساعی پر بہت خوشی کا اظہار کیا۔

لندن میں جن احباب نے مختلف وفود کی قیادت کی ان کے نام یہ ہیں۔ مکرم غلام احمد صاحب چغتائی مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب۔ مکرم مرزا امان اللہ صاحب۔ مکرم چوہدری ابو زاہد صاحب۔ مکرم داؤد احمد صاحب گلزار۔ مکرم محمد ناظم صاحب فوری۔ مکرم چوہدری عبد الرشید صاحب۔ مکرم مبارک احمد صاحب ساقی اور مکرم منصور احمد صاحب ندیم۔

لندن کے علاوہ برطانیہ کی دیگر جماعتوں نے بھی یوم تبلیغ کا اہتمام کیا۔ گلاسگو سے ہمارے مبلغ مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ نے اطلاع دی ہے کہ مشن ہاؤس میں ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہوا جس میں احباب نے شرکت کی۔ لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

ہنسلو جماعت کے دس احباب نے دن کا اکثر حصہ لٹریچر کی تقسیم میں صرف کیا۔ ایک ہزار سے زائد پمفلٹ تقسیم کئے گئے۔ چند احباب نے غیر از جماعت دوستوں کو اپنے گھروں پر مدعو کیا اور پیغام حق پہنچایا۔ لیڈز سے مکرم ایس ناصر احمد صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ احباب جماعت نے یوم تبلیغ کے موقع پر لٹریچر کی تقسیم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ برمنگھم جماعت کے سیکرٹری تبلیغ مکرم فرید احمد صاحب نے اطلاع دی ہے کہ Strood Chatham - Rainham (یہ لندن کے مختلف علاقوں کے نام ہیں) کے علاقوں میں ۵۰ میل اور جلنگھم کے گرد و نواح میں ۱۵ میل مجموعی طور پر ۶۰۰ غیر مسلم گھرانوں میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ بعض لوگوں کو لٹریچر بذریعہ ڈاک بھی روانہ کیا گیا۔ برمنگھم جماعت کے صدر مکرم بشیع اللہ صاحب درد نے اطلاع دی ہے کہ برمنگھم اور اس کے گرد و نواح میں پمفلٹ Islam ... What Is کثرت سے تقسیم کیا گیا۔ مکرم عبد الغفور صاحب ہیسٹنگز سے لکھتے ہیں کہ کاونٹری میں احباب جماعت کے ... اور ابینگٹن سے ایک وفد بنایا گیا۔ جس نے لٹریچر تقسیم کیا۔ اطفال نے بھی خوب حصہ لیا۔ مکرم بشیر احمد صاحب شاہد صدر جماعت ساؤتھ ال اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ تقسیم لٹریچر کے لئے گرین فورڈ۔ ایلنگ اور ساؤتھ ال میں کل چھ گروپ بنائے گئے۔ ان گروپوں نے مختلف علاقوں میں گھوم پھر کر لٹریچر تقسیم کیا۔

تقسیم لٹریچر

اس یوم تبلیغ کے موقع پر بڑی کثرت سے لٹریچر تقسیم ہوا What is Islam پمفلٹ کی دس ہزار کاپیاں تقسیم ہوئیں زیادہ دلچسپی رکھنے والے افراد کو کتب بھی دی گئیں

ہمارا یہ یوم تبلیغ خدا کے فضل سے بہت کامیاب رہا اس کے مفید اثرات کا اندازہ یوں ہو سکتا ہے کہ متعدد احباب نے فون اور خطوط کے ذریعہ مزید معلومات حاصل کیں اور لٹریچر کا مطالبہ کیا جن خطوط اور لٹریچر بھجوانے کا سلسلہ جاری ہے اللہ تعالیٰ اہل برطانیہ کو قبول حق کی توفیق دے

برطانیہ کی مشہور لائبریریوں میں قرآن کریم کے انگریزی تراجم

مکرم و محترم امام صاحب مسجد فضل لندن نے حال ہی میں ایک تحریک جاری کی ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ برطانیہ کی تمام مشہور لائبریریوں میں قرآن مجید کے انگریزی تراجم کے نسخے رکھے جائیں۔ ہنسلو جماعت کے ماہانہ اجلاس میں آپ نے اس سکیم کا سب سے پہلے اعلان کیا۔ اور دوستوں کو دعوت دی کہ وہ اس سکیم میں شامل ہوں۔ قرآن مجید کے ایک نسخہ کا ہدیہ ۵۰ پونڈ ہے محترم مرزا رفیع احمد صاحب نے فوری طور پر وعدہ کیا کہ وہ ایک سو نسخے خرید کر اس غرض کے لئے دیں گے۔ ہنسلو کے بعض اور احباب نے بھی فوری لبیک کہا۔

جماعت لندن کے ماہانہ اجلاس میں بھی یہ تحریک کی گئی تو مزید بہت سے دوستوں نے وعدے کئے۔ اب تک اس مبارک تحریک میں ۲۰۰ قرآن مجید رکھوانے کے وعدے ہو چکے ہیں۔ الحمد للہ۔ (اخبار احمدیہ لندن۔ اپریل ۱۹۷۳ء)

ایک ضروری اعلان

محترم حضرت میر داؤد احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات حسرت آیات پر بھارت کی جن جماعتوں اور افراد نے تاروں اور قراردادوں کے ذریعہ تعزیت نامے بھجوائے تھے ان سب کی اطلاع کے لئے تحریر کیا جاتا ہے کہ ایسی تمام قراردادیں، خطوط اور تاریں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اور اہلبیت واقارب حضرت میر صاحب کو بھجوائی جا چکی ہیں۔ بدر میں بھی اس کا ذکر کیا جا رہا ہے۔ اور جماعتوں اور احباب کو خطوط کے ذریعہ بھی اطلاع دی جا رہی ہے۔ یہ ایک قومی صدمہ ہے جس پر تمام احباب جماعت نے شدید غم محسوس کیا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

ناظر اعلیٰ قادیان

درسِ وفا

رستہ ہر دم دیکھ کے چل — گرے گا ورنہ منہ کے بل
اپنے مستقبل کی سوچ — بیٹھے جگ پر ہاتھ نہ مل
چین نہ ہو جب ایک بھی پل — دل بے تاب ہو من بے کل
ایسے میں مت بھول اے دوست — کام آتا ہے نین کا جل
سیکھنا ہے گر درس وفا — ناظر کے دربار میں چل
شمع خلافت پر آ کر — پروانے کی صورت جل
جیتا کون ہے سدا یہاں — جانا ہی ہے آج یا کل
کاش رہے انسان کو یاد — اپنی عقبیٰ اور اجل
موت بشر پر آنا ہے — قادرت کا قانون اٹل
راہ کٹھن ہے منزل دور — ٹھہر کہیں مت، چلتا چل

وہ بھی زمانہ یاد ہے جب — ربوہ تھا بے آب و جل
برکت سے محمودؓ کی دیکھ — ہے اب جنگل میں منگل
شہر بسا گئے بنجر میں — گھر گھر چلتے ہیں اب نل
رحمت حق کی برکھا سے — رہتا ہے اب ہر سو جل تھل

چھٹتی جاتی ہے ظلمت!
نور کی روشن ہے مشعل

محمد صدیق امرتسری ایم اے۔ جزائر فجی

وقفِ جدید کے جہاد میں گھر کا ہر فرد شامل ہو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات سے واضح ہے کہ وقف جدید کا چندہ جیسے بالغ احباب پر واجب ہے ویسے ہی اطفال پر بھی واجب ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اس کی شرح اتنی قلیل رکھی گئی ہے کہ گھر کا ہر فرد بغیر کسی جھجک کے اس میں شامل ہو سکتا ہے۔ جہاں تک بالغ افراد کا تعلق ہے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:-

"میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ جلد اس وقف کی طرف توجہ کرے اور اپنے آپ کو ثواب کا مستحق بنائے۔ یہ مفت کا ثواب ہے جو انہیں مل رہا ہے" (۱۱ر جنوری ۱۹۵۸ء)

اطفال کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:-

"اگر آپ کے دل میں یہ احساس ہو کہ کہیں ہمارے بچوں کو بخل کی عادت نہ پڑ جائے اور اس عادت میں وہ پختہ نہ ہو جائیں تو ہر مہینہ میں ایک اٹھنی یہ ایسی چیز نہیں جو بوجھ معلوم ہو۔"

حضور کے ان تاکیدی ارشادات سے واضح ہے کہ وقف جدید کی تحریک کتنی اہم ہے اور اس میں حصہ لینا کس قدر ضروری ہے۔ پس احباب کو چاہیئے کہ وہ لازماً خود بھی اور اپنے اہل و عیال کی طرف سے بھی اس میں حصہ لیں

جن جماعتوں نے ابھی تک اپنے وعدے ارسال نہیں کئے ہیں وہ فوری توجہ فرمائیں

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو پاک کرتی ہے

آخری قسط

بدرسوم اور بدعات کے خلاف جہاد

پکی قبر اور قبہ بنانا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پکی قبر بنانے کے بارہ میں پوچھا گیا۔ فرمایا:۔

"نمود اور دکھلاوے کے واسطے پکی قبریں اور نقش و نگار اور گنبد بنانا حرام ہے"

(فتاوی حضرت مسیح موعود علیہ السلام صہ ۹۲)

نیز فرمایا:۔

"قبروں کے پختہ بنانے کی ممانعت ہے البتہ اگر میت کو محفوظ رکھنے کی نیت سے ہو تو ہرج نہیں ہے۔ یعنی ایسی جگہ جہاں سیلاب وغیرہ کا اندیشہ ہو۔ اور اس میں بھی تکلفات جائز نہیں ہیں۔"

(ملفوظات جلد ۵ صہ ۳۳۴)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"یادگار کے خیال سے بھی قبہ بنانے کا میں قائل نہیں۔ یہی خیال ہے جس سے آگے شرک پیدا ہوتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مزار پر جو قبہ بنایا گیا ہے وہ بھی دشمنوں سے قبر کو محفوظ کرنے کے لئے ہے نہ کہ مزار کی عزت و شان کے لئے"

(الفضل ۱ مارچ ۱۹۲۷ء)

عرس منانا

ہمارے ملک میں خانقاہوں پر عرس منائے جاتے ہیں ایسے موقعوں پر بہت سی مشرکانہ باتیں ہوتی ہیں۔ قبروں کے طواف کئے جاتے ہیں ان پر غلاف چڑھائے جاتے ہیں اور قبروں کو بوسے دیئے جاتے ہیں۔ ناچ اور قوالیاں ہوتی ہیں۔ اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

"شریعت تو اسی بات کا نام ہے کہ جو کچھ آنحضرتؐ نے دیا ہے اسے لے لے اور جس بات سے منع کیا ہے اس سے ہٹے اب اس وقت قبروں کا طواف کرتے ہیں۔ ان کو مسجد بنایا ہوا ہے عرس وغیرہ ایسے جلسے نہ منہاج نبوت ہے نہ طریق سنت ہے۔"

(ملفوظات جلد ۵ صہ ۱۶۵)

بارہ وفات

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

"ایسے عرس میں خواہ نبی کریمؐ کا ہی ہو بدعت نظر آتی ہے ..... خود مرزا صاحب مغفور (مراد حضرت مسیح موعود۔ ناقل) نے کبھی بارہ وفات کا جلسہ اپنے گھر میں ہرگز نہیں کیا۔ غرض میں اپنی زندگی میں چند دنوں کے لئے بدعات کو روا نہیں کر سکتا اور ایسے امور میں بدعات کے خطرناک زہروں سے بچنے کا لحاظ رکھو"

(بدر ۲۱ فروری ۱۹۱۲ء)

متفرق رسوم

شعبان کا حلوا

ایک رسم یہ ہے کہ شعبان کے مہینہ میں حلوا تقسیم کرتے ہیں اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

"یہ رسوم حلوا وغیرہ سب بدعات ہیں"

(ملفوظات جلد ۹ صہ ۳۹۲)

غیر اللہ کو پکارنا

غیر اللہ کو پکارنا شرک ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

"دعاؤں کو سننے والا اور قدرت رکھنے والا خدا ہی ہے۔ اس کو یقین کرنا ہی اسلام ہے۔ جو اس کو چھوڑتا ہے وہ اسلام کو چھوڑتا ہے۔ پھر کس قدر قابل شرم یہ امر ہے کہ "یا شیخ عبد القادر جیلانی" تو کہتے ہیں یا محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) یا ابو بکرؓ یا عمرؓ نہیں کہتے البتہ "یا علی" کہنے والے بھائی موجود ہیں۔ یہ شرک ہے کہ ایک تخصیص بلاوجہ کی جاوے۔ جب خدا کے سوا کسی چیز کی محبت بڑھ جاتی ہے تو پھر انسان "صم بکم" ہو جاتا ہے۔ جو اسلام کے خلاف ہے تو پھر مسلمان کیسا؟۔ تعجب کی بات ہے کہ جن لوگوں کو یہ خدا کا حصہ دار بناتے ہیں خود ان کو بھی یہ مقام توحید ہی کے ماننے سے ملا تھا۔ اگر وہ بھی ایسے "یا" کہنے والے ہوتے تو ان کو یہ مقام ہرگز نہ ملتا بلکہ انہوں نے خدا تعالیٰ کی اطاعت اختیار کی تب یہ رتبہ ان کو ملا۔ اگر عیسائیوں کی طرح ایک قسم کا شرک کرتے ہیں" (الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۴ء)

نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"میں دیکھتا ہوں کہ آجکل لوگ جس طرح نماز پڑھتے ہیں وہ محض ٹکریں مارنا ہے ان کی نماز میں اس قدر بھی رقت اور لذت نہیں ہوتی جس قدر نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا میں ظاہر کرتے ہیں۔ کاش یہ لوگ دعا ہی نماز میں ہی کرتے۔ شاید ان کی نمازوں میں حضور اور لذت پیدا ہو جاتی۔ اس لئے میں حکماً آپ کو کہتا ہوں کہ سردست آپ بالکل نماز کے بعد دعا نہ کریں اور وہ لذت اور حضور جو دعا کے لئے رکھا ہے دعاؤں کو نماز میں کرنے سے پیدا کریں۔ میرا مطلب یہ نہیں کہ نماز کے بعد دعا کرنا منع ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ جب تک نماز میں کافی لذت اور حضور پیدا نہ ہو نماز کے بعد دعا کرنے میں نماز کی لذت کو مت گنواؤ۔ ہاں جب یہ حضور پیدا ہو جائے تو کوئی حرج نہیں" (ملفوظات جلد ۸ صہ ۳۸)

اوراد و وظائف

بعض لوگ خود ساختہ اوراد و وظائف پر بڑا وقت صرف کرتے ہیں۔ اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"رسم اور بدعات سے پرہیز بہتر ہے اس سے رفتہ رفتہ شریعت میں تصرف شروع ہو جاتا ہے۔ بہتر طریق یہ ہے کہ ایسے وظائف میں جو وقت اس نے صرف کرنا ہے وہی قرآن شریف کے تدبر میں لگاوے۔ دل کی اگر سختی ہو تو اس کے نرم کرنے کے لئے یہی طریق ہے کہ قرآن شریف کو ہی بار بار پڑھے۔"

(ملفوظات جلد ششم صہ ۲۶۶)

تسبیح پھیرنا

بعض لوگ اٹھتے بیٹھتے تسبیح ہاتھ میں لئے منکے پھیرتے رہتے ہیں۔ اس سے ریاء پیدا ہونے کا احتمال ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس طریق کو پسند نہیں فرمایا۔ آپؑ فرماتے ہیں:۔

"تسبیح کرنے والے کا اصل مقصود گنتی ہوتا ہے اور وہ اس گنتی کو پورا کرنا چاہتا ہے۔ اب تم خود سمجھ سکتے ہو کہ یا تو وہ گنتی پوری کرے اور یا توجہ کرے اور یہ صاف بات ہے کہ گنتی کو پورا کرنے کی فکر کرنے والا سچی توبہ کر ہی نہیں سکتا ہے۔ انبیاء علیہم السلام اور کاملین لوگ جن کو اللہ تعالیٰ کی محبت کا ذوق ہوتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے عشق میں فنا شدہ ہوتے ہیں انہوں نے گنتی نہیں کی اور نہ اس کی ضرورت سمجھی۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صہ ۱۵۳)

قضاء عمری

بعض لوگ سال بھر نمازوں کا التزام نہیں رکھتے اور چھوڑی ہوئی نمازوں کے بدلے رمضان شریف کے آخری جمعہ میں قضاء عمری ادا کرتے ہیں۔ اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جو شخص عمداً سال بھر اس لئے نماز کو ترک کرتا ہے کہ قضاء عمری والے دن ادا کر لوں گا تو وہ گنہگار ہے اور جو شخص نادم ہو کر توبہ کرتا ہے اور اس نیت سے پڑھتا ہے کہ آئندہ نماز ترک نہ کروں گا تو اس کے لئے ہرج نہیں"

(ملفوظات جلد ۵ صہ ۲۶۶)

احتیاطی نماز پڑھنا

بعض لوگ جمعہ کی نماز کے بعد ظہر کی نماز بھی بطور احتیاط پڑھتے ہیں۔ اس نماز کا نام انہوں نے احتیاطی رکھا ہوا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"یہ غلطی ہے اور اس طرح سے کوئی نماز بھی نہیں ہوتی کیونکہ نیت میں اس امر کا یقین ہونا ضروری ہے کہ میں فلاں نماز ادا کرتا ہوں۔ اور جب نیت میں شک ہو تو پھر وہ نماز کیا ہوئی۔"

(ملفوظات جلد ۶ صہ ۱۲۹)

ایک رکعت میں ختم قرآن

بعض قاری ایک رکعت رکعت میں قرآن مجید کے ختم کو بڑا کمال سمجھتے ہیں اور اس پر فخر کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے متعلق فرمایا:۔

"یہ گناہ ہے اور ان لوگوں کی لاف زنی ہے۔ جیسے دنیا کے پیشے والے اپنے پیشے پر فخر کرتے ہیں ویسے ہی یہ بھی کرتے ہیں آنحضرت (صلے اللہ علیہ وسلم) نے اس طریق کو اختیار نہ کیا حالانکہ آپ چاہتے تو کر سکتے تھے مگر آپؐ نے چھوٹی چھوٹی سورتوں پر اکتفا کی"

(ملفوظات جلد ۴ صہ ۷)

مولود خوانی

مولود خوانی کے بارہ میں ایک سوال پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ بہت عمدہ ہے بلکہ احادیث سے ثابت ہے کہ انبیاء اور اولیاء کی یاد سے رحمت نازل ہوتی ہے اور خود خدا نے بھی انبیاء کے تذکرہ کی ترغیب دی ہے لیکن اس کے ساتھ ایسی بدعات مل جاویں جن سے توحید میں خلل واقع ہو تو

وہ جائز نہیں۔"
(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۲۱۱)

نیز فرمایا :-
"سرود کے وقت کھڑا ہونا جائز نہیں ان بدعتوں کو اس بات کا علم کہاں ہو سکتا ہے کہ آنحضرت صلعم کی روح آ گئی ہے...... اور کہاں لکھا ہے کہ روح آتی ہے۔ ولا تقف ما لیس لک بہ علم"
(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۲۱۲)

تعویذ گنڈے

ایک شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر تحریری طور پر بعض حاجات پیش کیں۔ حضور نے فرمایا اچھا ہم دعا کریں گے اس شخص نے حیرت سے پوچھا حضور کوئی تعویذ نہیں کیا کرتے۔ حضور نے فرمایا :-
"تعویذ گنڈے کرنا ہمارا کام نہیں۔ ہمارا کام تو اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرنا ہے"
(ملفوظات جلد ۱۰)

معاوضہ پر امامت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-
"خواہ احمدی ہو یا غیر احمدی۔ جو روپے کے لئے نماز پڑھتا ہے اس کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔ نماز تو خدا کے لئے ہے..... ایسا امام جو محض لالچ کے لئے نماز پڑھتا ہے میرے نزدیک خواہ وہ کوئی ہو احمدی ہو یا غیر احمدی اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہیئے۔ امام اتقی ہونا چاہیئے۔"
"بعض لوگ رمضان میں ایک حافظ مقرر کر لیتے ہیں اور اس کی تنخواہ بھی ٹھہرا لیتے ہیں۔ یہ درست نہیں۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ اگر کوئی محض نیک نیتی اور خدا ترسی سے اس کی خدمت کر دے تو یہ جائز ہے"
(الحکم ۱۰ نومبر ۱۹۰۵ء)

عاشورہ اور محرم کی رسوم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ محرم پر جو لوگ تابوت بناتے اور محفل کرتے ہیں اس میں شامل ہونا کیسا ہے؟ حضور نے فرمایا "گناہ ہے" (ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۲۱۷)
حضور سے پوچھا گیا دسویں محرم کو جو شربت اور چاول وغیرہ تقسیم کرتے ہیں اگر یہ للہ بہ نیت ایصالِ ثواب ہو تو اس کے متعلق حضور کا کیا ارشاد ہے۔ فرمایا
ایسے کاموں کے لئے دن اور وقت مقرر کر دینا ایک رسم و بدعت ہے اور آہستہ آہستہ ایسی رسمیں شرک کی طرف لے جاتی ہیں پس اس سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ کیونکہ ایسی رسموں کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ ابتدا میں اسی خیال سے ہو مگر اب تو اس نے شرک اور غیر اللہ کے نام کا رنگ اختیار کر لیا ہے اس لئے ہم اسے ناجائز قرار دیتے ہیں۔ جب تک ایسی رسوم کا قلع قمع نہ ہو عقائد باطلہ دور نہیں ہوتے"
(ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۲۱۷)

حلقہ نکالنا

یہ ایک رسم ہے کہ مویشیوں کو وبائی امراض سے بچانے کے لئے قرآن کریم کے نیچے سے گزارتے ہیں۔ یہ ناجائز ہے قرآن مجید روحانی بیماریوں کیلئے شفا ہے لیکن ایسی اغراض کے لئے نہیں۔

توشہ خواجہ خضر

فصل کو آفات سے بچانے کے لئے بعض علاقوں میں خواجہ خضر کے نام کا توشہ دیا جاتا ہے یہ نیاز بھی مشرکانہ رسم ہے۔ غیر اللہ سے مدد مانگنا اور اس کے نام کی نیاز دینا توحید کے منافی ہے۔ اسی طرح بی بی فاطمہ کی نیاز اور جمن شاہ کی منتیں پکا کر دینا، ختم خواجگان پر حلیم پکانا اور بزرگوں کے نام کا روٹ پکا کر دینا ایسی سب رسمیں توہم اور شرک ہیں۔ مسلمانوں کو ان سے بچنا چاہیئے۔

رسم پرستی کے طریقوں کو چھوڑو

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے اشتہار بغرض تبلیغ و انذار میں فرماتے ہیں :-
"آج ہم کھول کر بلند آواز میں کہتے ہیں کہ سیدھا راہ جس سے انسان بہشت میں داخل ہوتا ہے یہی ہے کہ شرک اور رسم پرستی کے طریقوں کو چھوڑ کر دین اسلام کی راہ اختیار کی جائے اور جو کچھ اللہ جلشانہ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت کی ہے اس راہ سے نہ بائیں منہ پھیریں نہ دائیں اور ٹھیک ٹھیک اسی راہ پر قدم ماریں اور اس کے برخلاف کسی راہ کو اختیار نہ کریں۔"

رسید بکس

بعض سیکرٹریان مال رسید بکس بھجوانے کے لئے دوسری نظارتوں کے نام خط تحریر کر دیتے ہیں جس کی وجہ سے تعمیل ارشاد میں تاخیر ہو جاتی ہے۔ آپ براہ راست نظارت ہذا کو تحریر فرمائیں تو فوری تعمیل کی جائیگی۔ **ناظر بیت المال آمد قادیان**

لازمی چندہ جات سو فیصد ادا کرنے والی جماعتیں

جزاکم اللہ احسن الجزاء

۱۹۷۲-۷۳ء کا مالی سال ایک لحاظ سے بڑی آزمائش کا سال تھا۔ بعض صوبوں کی جماعتیں ایک عرصہ سے خشک سالی اور کاروباری بحران سے دوچار تھیں۔ لیکن ان مشکلات کے باوجود انہوں نے اپنے بجٹ سو فیصد پورے کرنے کے لئے بڑی ہی مخلصانہ اور قابلِ قدر جد و جہد کی۔ ان جماعتوں کے احبابِ کرام اور عہدیداران نے اپنے مومنانہ عہد کو بڑی خوش اسلوبی سے نبھایا جس کے لئے نظارت ہذا ان سب کی ممنون ہے اور ان کی خدمت میں جزاکم اللہ احسن الجزاء پیش کرتی ہے یہ فہرست سیدنا خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ عالیہ میں بغرضِ دعا پیش کی جا رہی ہے

ناظر بیت المال آمد قادیان

۱۔ صوبہ یوپی ۔۔ بریلی۔ شاہجہانپور۔ بھدوہی۔ مودہا۔ صالح نگر۔ علی پور کھیڑہ۔ سردار نگر
۲۔ " بہار ۔ پٹنہ ۔ مظفرپور ۔ رانچی ۔ جمشید پور۔ آڑھا حیاتہ۔ آدرین
۳۔ " بنگال ۔ کلکتہ ۔ چوبیس پرگنہ
۴۔ " اڑیسہ ۔ کٹک۔ چودوار۔ کرڑاپلی۔ پنکال۔ کوٹ پلہ۔ بھوبنیشور۔ کیرنگ۔ نرگادی۔ مانکاگوڑا۔ نیاگڑھ۔ رڈکیلا۔ سورو۔ بنجہ پاڑا
۵۔ " آندھرا ۔ کرنول۔ سکندرآباد۔ چنت کنٹہ
۶۔ " میسور ۔ نندگڑھ۔ یادگیر۔ تیماپور۔ شیموگہ۔ مرکرہ۔ بلگام
۷۔ " مہاراشٹر۔ بمبئی
۸۔ " مدراس ۔ سانان کلم۔ کوٹار
۹۔ " کیرالہ ۔ کنانور۔ کوڈالی۔ پینگاڈی۔ کرناگاپلی۔ ایراپورم۔ آلوی ناڈ
۱۰۔ " کشمیر ۔ نرکپورہ۔ بھدرواہ۔ بڈھانوں

اسی فیصد سے زائد اور سو فیصد سے کم ادائیگی کرنے والی جماعتیں

ان جماعتوں نے بھی خدا کے فضل سے اپنا بجٹ سو فیصد پورا کرنے کی اپنی طرف سے مخلصانہ کوشش کی۔ لیکن حالات کی ناسازگاری نے انہیں سو فیصد تک نہ پہنچنے دیا۔ نظارت ہذا ان سب کی بھی ممنون ہے اور ان کی خدمت میں بھی جزاکم اللہ احسن الجزاء پیش کرتے ہوئے یہ درخواست کرتی ہے کہ جو کمی رہ گئی ہے اسے موجودہ سال میں پورا کرنے کی کوشش فرمائیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کی مدد فرمائے۔
یہ فہرست بھی بغرضِ دعا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی بابرکت خدمت میں دعا کے لئے پیش کی جا رہی ہے۔

۱۔ صوبہ یوپی ۔ امروہہ ۔ بنارس ۔ کانپور ۲۔ صوبہ سی پی ۔ بسنہ ۳۔ صوبہ راجستھان کاشا کشن گنج ۴۔ صوبہ بہار ۔ بھاگلپور۔ برہ پورہ۔ آرہ ۵۔ صوبہ اڑیسہ ۔ بھدرک۔ سونگڑہ ۶۔ صوبہ میسور ۔ سورب ۷۔ صوبہ مدراس ۔ مدراس ۸۔ صوبہ کیرالہ ۔ کالیکٹ۔ کڈلائی کوڑیا نور۔ چیلاکرا۔ صوبہ کشمیر ۔ رشی نگر۔ یاڑی پورہ۔ ادنہ گام۔ سسنہ براڑی۔ چارکوٹ۔ جموں۔ کالابن کوٹلی۔ اندورہ۔ کوریل

تعمیر مساجد اندرون ہند

صدر انجمن احمدیہ قادیان کے فیصلہ کے مطابق اندرونِ ہند کی ایسی جماعتوں کو مساجد کی تعمیر کے لئے امداد دینے کے لئے، جہاں مساجد نہیں ہیں ایک فنڈ مندرجہ بالا نام سے کھولا گیا ہے۔ یہ امداد ان جماعتوں کو دی جائے گی جو اپنے خرچ پر مسجد یں تعمیر نہیں کر سکتیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی خاطر مسجد کی تعمیر میں حصہ لیتا ہے وہ اپنے لئے جنت میں مکان تعمیر کرتا ہے۔ جماعت کے تمام بھائیوں اور بہنوں کا تعاون درکار ہے

ناظر بیت المال آمد قادیان

منظوری انتخاب عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

(۱) **جماعتِ احمدیہ ستان کولم :** کے موجودہ صدر مکرم ٹی۔ اے احمد صاحب جو کہ کافی عرصہ سے مختلف بیماریوں میں مبتلاء ہونے کی وجہ سے اپنے عہدہ سے استعفیٰ دے کر معذرت چاہی ہے۔ لہذا اس کے مطابق انتخاب کرایا گیا۔ اور مکرم ایم۔ جمال الدین صاحب بطور صدر اتفاق رائے سے منتخب ہوئے۔ لہذا نظارت ہذا ان کو مورخہ ۳۰-۴-۷۴ تک بطور صدر جماعت احمدیہ ستان کولم منظوری دیتی ہے۔

(۲) ـــــ مکرم مولوی محمد ابوالوفاء صاحب انچارج مبلغ کیرلہ نے بعض وجوہات کی بناء پر جماعت احمدیہ الانور کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کی پیشکش کی جس پر صدر انجمن احمدیہ نے اُن کے حالات کے مطابق زیر ریزولیوشن نمبر ۲۲۰ غ م مورخہ ۲۲-۱۰-۷۲ جماعت احمدیہ الانور کو دو حصوں میں تقسیم کر کے ایک جماعت الانور اور دوسری جماعت موریاکنی کی منظوری دے دی۔ اس کے مطابق دونوں جماعتوں کا انتخاب عمل میں آیا اور اس انتخاب کے مطابق مندرجہ ذیل عہدیداران کی منظوری مورخہ ۳۰-۴-۷۴ تک دی جاتی ہے۔

جماعت احمدیہ الانور

صدر اور خزانچی : مکرم کے محمد کٹی صاحب
سیکرٹری مال : مکرم کے محمد صاحب

جماعتِ احمدیہ موریاکنی

صدر : مکرم اے عبدو ماسٹر صاحب
سیکرٹری مال: مکرم کے احمد صاحب عرف ایمو۔

(۳) **جماعتِ احمدیہ کرنول :** مکرم عابد حسین صاحب صدر جماعت احمدیہ کرنول عرصہ تین ماہ ہوئے بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی جگہ پر نئے صدر کا انتخاب ہوا۔ انتخاب کے مطابق مکرم محمد عظمت اللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ کرنول منتخب ہوئے۔ لہذا اس کے مطابق مکرم محمد عظمت اللہ صاحب کی بطور صدر جماعت احمدیہ کرنول مورخہ ۳۰-۴-۷۴ تک منظوری دی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ان سب عہدیداران کو یہ عہدے مبارک کرے اور زیادہ سے زیادہ خدمتِ سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ناظرِ اعلیٰ قادیان

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی بابرکت تحریک

وعدوں کی ادائیگی کیلئے آخری میعاد اکتوبر ۱۹۷۳ء تک ہے

جماعت کے جن مخلص احباب نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی بابرکت تحریک میں وعدے فرمائے تھے اُن میں سے بعض کو تو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے توفیق عطا فرمائی اور انہوں نے اپنے وعدے پورے کے پورے یا تو ابتداء میں ہی ادا فرما دیئے تھے یا گزشتہ دو سالوں کے اندر ادا فرما دیئے تھے۔ لیکن بعض احباب ایسے ہیں جن کے ذمہ جزوی طور پر وعدہ کی رقم باقی ہے یا کلی طور پر۔ ایسے تمام احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ابھی سے اپنے وعدوں کی ادائی کے لئے فکر کریں۔ کیونکہ ان وعدوں کی میعاد اکتوبر ۱۹۷۳ء میں ختم ہو رہی ہے۔ ابھی قریباً چھ ماہ باقی ہیں۔ احباب اس عرصہ میں قسط وار ادائیگی کر دیں تو اُن کے لئے سہولت ہوگی۔ تمام احباب کی خدمت میں انفرادی خطوط بھی تحریر کئے جا چکے ہیں۔ اگر انہیں اپنے حساب میں کوئی غلطی یا کمی بیشی نظر آئے تو وہ دفتر ہذا سے حساب فہمی کر لیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

درخواست ہائے دُعا

(۱) ـــ خاکسار کے ماں باپ اور بچے اکثر بیمار رہتے ہیں اور میں بھی بعض مالی مشکلات میں بہت زیادہ مبتلا ہوں نیز میری اہلیہ محترمہ کے ایام وضع حمل قریب ہیں اولادِ نرینہ کے لئے احبابِ جماعت و بزرگانِ سلسلہ و درویشانِ کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست عرض ہے۔

خاکسار: قریشی عبدالمجید ابن احمد حسین صاحب احمدی تیماپوری۔

(۲) ـــ خاکسار امسال بی۔ اے فائنل کا امتحان دے چکا ہے بزرگانِ سلسلہ و احبابِ جماعت سے نمایاں کامیابی اور اس کے بابرکت ثمرات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز گھریلو پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دعا فرمادیں۔ خاکسار : غلام رسول تیماپوری مدرس مدرسہ وسطانیہ گلبرگہ۔

(۳) ـــ خاکسار کے والدین کی صحت یابی اور میرے کاروبار کی ترقی اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کا حقیقی خادم بننے کے لئے جملہ احبابِ کرام سے درخواستِ دعا ہے۔

خاکسار : قریشی عبدالرؤف احمدی تیماپوری۔

إِعجازُ القُرآنِ فِي رَدِّ تَنوِيرِ الأَذهَانِ

بقیہ صفحہ (۶)

سب اگلی کتابوں کو اور سب پر شامل "....
محمدی برادران خیال رکھیں کہ اہلِ کتاب کے
لئے یہ کوئی دلیل نہیں جس کی رُو سے قرآن
کو مانیں !"

یہ لکھنے کے بعد پادری صاحب کہتے ہیں کہ حضرت نے اہلِ کتاب کے لئے اپنے قرآن کے نزولِ آسمانی کی کوئی دلیل نہ دی۔ اور قرآن کو صرف بُت پرستوں کے مقابل میں **معجزہ** کہا جن کے لئے بائیبل پہلے سے معجزہ ہے۔ جس کا قرآن بھی مصدق ہے۔ پادری صاحب نے فرمایا ہے کہ حضرت کی طرف سے اہلِ کتاب کے مطالبۂ ثبوت پر اُن کو صرف یہ جواب دیا گیا ہے کہ تمہاری کتب نور و ہدایت سے بھرپور ہیں۔ اور قرآن بھی ان کے موافق و مطابق ہدایت و نور پر مشتمل ہے۔ پادری صاحب کا کہنا ہے کہ قرآن کا یہ جواب بیکار ہے اور اہلِ کتاب کے لئے یہ کوئی دلیل نہیں ـــ !

مگر پادری صاحب نے اپنے جواب میں یہ نہیں سوچا کہ اگر قرآن کریم کا اپنے ثبوت میں یہ منشاء ہوتا تو واقعی قرآن کریم کی ضرورت اس کُلّی موافقت کی وجہ سے ختم ہو جاتی۔ مگر قرآن کریم کی یہ منشاء ہرگز نہیں۔! پادری صاحب اصل دلیل کو چھوڑ کر اور ہی طرف بھٹک گئے ہیں۔ قرآن کریم کا تو اپنی دلیل میں یہ منشاء ہے کہ تورات و انجیل میں حضرت بانیٔ اسلام علیہ السلام اور قرآن کریم کے متعلق بہت سی پیشگوئیاں موجود ہیں اور ان کے لئے نور و ہدایت کا کام دے سکتی ہیں۔ کیونکہ وہ پیشگوئیاں اپنی علامات و خصوصیات و امتیازات کی وجہ سے مسیح سے متعلق پیشگوئیوں سے نمایاں ہیں۔ اور اب وہ قرآن کریم اور حضرت بانیٔ اسلام علیہ السلام کے وجود کے ذریعہ سے سچی ثابت ہو چکی ہیں۔ لہذا اہلِ کتاب کو چاہیئے کہ اُن کو خدا تعالیٰ کی طرف سے تسلیم کر لیں۔ یہ پیشگوئیاں اسی طرح پوری اور سچی ثابت ہو گئی ہیں جس طرح حضرت مسیحؑ سے متعلق پیشگوئیاں پوری ہو گئی تھیں۔ چنانچہ سورۃ ہود ع ۲ میں اللہ تعالیٰ نے اس طرف وضاحت سے اشارہ فرمایا ہے۔ جو حسبِ ذیل ہے:

أَفَمَنْ كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ وَ
يَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِن قَبْلِهِ
كِتَابُ مُوسَىٰ إِمَامًا وَرَحْمَةً۔

کہ کیا اس مدعی کی سچائی کبھی مشتبہ رہ سکتی ہے جو ذاتی طور پر نقد بنقد کھلے دلائل و نشانات و بینات لے کر آیا ہے۔ اور آئندہ مستقبل میں بھی اس کی صداقت کے لئے مکاشفہ ۱۱ : ۲-۱۲ کے مطابق گواہ آئے گا۔ اور اس کی سچائی کی گواہی دے گا۔ اور زمانۂ ماضی میں بھی اس کے لئے موسیٰ کی کتاب میں بینات و پیشگوئیاں موجود ہیں۔ جو رہنمائی و رحمت کا موجب ہیں۔ ان کو یہ لوگ دیکھ سکتے ہیں۔ اور فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ کتنا بڑا زبردست صداقت کے جانچنے کے لئے مجموعۂ بینات پیش فرمایا ہے۔ جو تینوں زمانوں پر مشتمل ہے اور دُنیا کی ہدایت کا باعث ہے۔ مگر پادری صاحب مصدق کی حقیقت نہ سمجھنے یا عمداً اس پر پردہ ڈالنے کی وجہ سے ہدایت سے محروم ہو گئے۔ یہ ان کی بدقسمتی ہے جس سے دوسروں کو سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ مگر بہت ہیں جو بھیڑ چال چلنے کی وجہ سے لکیر کے فقیر بن کر بلا سوچے سمجھے بھٹکتے پھرتے ہیں۔ یا اپنی دنیوی سنہری و روپہلی طمع کی وجہ سے ہدایت کے دلائل کو ٹھکرا رہے ہیں۔

بہرحال پادری صاحب کا یہ کہنا کہ اہلِ کتاب کے مطالبۂ ثبوت پر ان کو کوئی ثبوت قرآن کریم کی سچائی کا نہیں دیا گیا۔ سو فیصدی خلافِ واقعہ اور حق پوشی ہے ان کو مثل لانے کا چیلنج بھی دیا گیا۔ اور ان کے سامنے اس کے علاوہ دلائلِ صداقت بھی پیش کئے گئے۔ جن سے قرآن کریم بھرا پڑا ہے۔

ع

کچھ تو خوفِ خدا کرو لوگو !
کچھ تو لوگو خدا سے شرماؤ

امتحان کتب سلسلہ عالیہ احمدیہ

قبل ازیں بھی جملہ جماعتہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جا چکا ہے کہ امسال سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی بے مثال کتاب "دعوت الامیر" کا امتحان ۱۴۔ اخاء ۱۳۵۲ ہش بمطابق ۱۴ر اکتوبر ۱۹۷۳ء بروز اتوار ہوگا۔ جملہ عہدیدارانِ جماعت، مبلغین کرام اور معلمین وقفِ جدید مطلع رہیں۔ نصاب میں ابتداء سے لیکر صـ۱۵۷ تک ہے۔ بقیہ حصے کا امتحان انشاء اللہ العزیز اگلے سال ہوگا۔ کتاب نظارت دعوۃ و تبلیغ سے تین روپے ہدیہ پر ملتی ہے۔ اصل قیمت چار روپے ہے۔ صرف امتحان کی غرض سے رعایت کر دی گئی ہے۔ محصولِ ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

لہذا جملہ احباب ابھی سے کتب منگوا کر تیاری شروع کر دیں۔ اور جو دوست شامل ہونا چاہتے ہیں اُن کی فہرستیں جلد مکمل کوائف کے ساتھ نظارت ہذا کو بھجوا دی جائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور ہر طرح حافظ و ناصر رہے آمین۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

پروگرام دورہ انسپکٹر تحریک جدید

مکرم قریشی محمد شفیع صاحب عابد انسپکٹر تحریک جدید کو بعض ضروری کاموں کے لئے ان کا پہلا دورہ منسوخ کر کے قادیان بلایا گیا تھا۔ اب وہ اڑیسہ کی جماعتوں کا مندرجہ ذیل پروگرام کے ماتحت دورہ کریں گے۔ جملہ عہدیداران اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اُن کے ساتھ پورا پورا تعاون کرتے ہوئے ان کے دورہ کو کامیاب کریں۔

(وکیل المال تحریک جدید قادیان)

تاریخ روانگی	مقام روانگی	تاریخ رسیدگی	مقام رسیدگی
۲۴-۵-۷۳	قادیان	۲۵-۵-۷۳	دہلی
۲۶-۵-۷۳	دہلی	۲۷-۵-۷۳	راول کلہ
۳۰-۵-۷۳	راول کلہ	۳۰-۵-۷۳	جھاڑسونگھڑہ۔ سندرگڑھ۔
۳۱-۵-۷۳	جھاڑسونگھڑہ	۳۱-۵-۷۳	بلانگیر
۲-۶-۷۳	بلانگیر	۲-۶-۷۳	بسنہ
۳-۶-۷۳	بسنہ	۳-۶-۷۳	پردا
۴-۶-۷۳	پردا	۵-۶-۷۳	ڈھیکانال
۶-۶-۷۳	ڈھیکانال	۶-۶-۷۳	غنچہ پاڑا
۷-۶-۷۳	غنچہ پاڑا	۷-۶-۷۳	طالبر کوٹ
۸-۶-۷۳	طالبر کوٹ	۸-۶-۷۳	پنکال
۱۱-۶-۷۳	پنکال	۱۱-۶-۷۳	کوٹ پلہ
۱۲-۶-۷۳	کوٹ پلہ	۱۲-۶-۷۳	کرڑاپلی
۱۴-۶-۷۳	کرڑاپلی	۱۴-۶-۷۳	ارکھ پٹنہ
۱۵-۶-۷۳	ارکھ پٹنہ	۱۵-۶-۷۳	چودوار
۱۷-۶-۷۳	چودوار	۱۷-۶-۷۳	کٹک۔ او۔ ایم۔ پی کٹک
۲۰-۶-۷۳	کٹک	۲۰-۶-۷۳	خوردہ
۲۱-۶-۷۳	خوردہ	۲۱-۶-۷۳	نیاگڑھ۔ مانکا گوڈا۔
۲۲-۶-۷۳	مانکا گوڈا	۲۲-۶-۷۳	کیرنگ
۲۵-۶-۷۳	کیرنگ	۲۵-۶-۷۳	نرگاؤں
۲۶-۶-۷۳	نرگاؤں	۲۶-۶-۷۳	نیوکیپٹل
۲۷-۶-۷۳	نیوکیپٹل	۲۶-۶-۷۳	نیالی۔ سری پار
۲۹-۶-۷۳	نیالی	۲۹-۶-۷۳	سرلو نیاگاؤں
۳۰-۶-۷۳	سرلو نیاگاؤں	۳۰-۶-۷۳	کیندرا پاڑا
۲-۷-۷۳	کیندرا پاڑا	۳-۷-۷۳	سونگھڑہ
۶-۷-۷۳	سونگھڑہ	۶-۷-۷۳	تاراکوٹ
۸-۷-۷۳	تاراکوٹ	۸-۷-۷۳	بھدرک
۱۰-۷-۷۳	بھدرک	۱۰-۷-۷۳	سورو
۱۲-۷-۷۳	سورو	۱۲-۷-۷۳	کلکتہ

ضروری اعلان بابت امتحان لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بھارت

زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

ناصرات الاحمدیہ کے تینوں گروپس کے امتحان دینی کتب (راہِ ایمان۔ مختصر تاریخ احمدیت اور یاد رکھنے کی باتیں) کے لئے مورخہ دس جون بروز اتوار تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ اسی طرح لجنہ اماء اللہ کا امتحان مقرر کردہ کورس کے مطابق یکم جولائی بروز اتوار ہوگا۔ نصاب ناصرات و نصاب لجنہ اماء اللہ تمام لجنات کو مجوایا جاچکا ہے۔ اور سالانہ رپورٹ کاپی میں بھی شائع ہوچکا ہے۔ صدر لجنہ اماء اللہ اور نگران ناصرات اپنی اپنی جگہ بہنوں اور بچیوں کو تیاری کروائیں۔ اور مرکز کو اطلاع دیں کہ کتنی بہنیں اور بچیاں امتحان میں شامل ہوں گی۔

نوٹ:— لجنہ اماء اللہ کے نصاب سے "یاد رکھنے کی باتیں" کتاب نکال دی گئی ہے۔ اس کتاب کے علاوہ باقی سارے نصاب کا امتحان ہوگا۔

خاکسار: امۃ القدوس

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

اعلانِ نکاح

۱۴ ہجرت (مئی) کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے عزیزم مرزا اجمل بیگ صاحب خلف محترم مرزا احسن بیگ صاحب رض ساکن کامٹہ ضلع کوٹہ (راجستھان) کے نکاح کا اعلان دو ہزار روپیہ مہر پر ہمراہ عزیزہ نجم سلطانہ دختر مکرم شفیع احمد صاحب ساکن خانپور ملکی ضلع مونگھیر (بہار) فرمایا۔

آپ نے مسنونہ آیاتِ نکاح تلاوت فرمانے کے بعد ایک بسیط خطبہ ارشاد فرمایا۔ اور یہ بھی ذکر فرمایا کہ مرزا اجمل بیگ صاحب مکرم مرزا اطہر بیگ صاحب کے چھوٹے بھائی ہیں۔ ان کے والد محترم مرزا احسن بیگ صاحب رض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جدی رشتہ داروں میں سے ہیں

اس خوشی کے موقعہ پر مکرم مرزا اطہر بیگ صاحب نے پانچ روپے اعانتِ بدر پانچ روپے درویش فنڈ اور پانچ روپے مساجد فنڈ بھارت میں ادا کئے ہیں۔ احباب جماعت اس رشتہ کے جانبین کے لئے مبارک ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار: ملک صلاح الدین۔ وکیل المال تحریک جدید قادیان)

آزاد ٹریڈنگ کارپوریشن ۵۸/۱ فیرس لین کلکتہ ۱۲

کروم لیدر اور بہترین کوالٹی ہوائی چپل اور ہوائی شیٹ کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں:-

AZAD TRADING CORPORATION,
58/1 PHEARS LANE CALCUTTA-12.

درخواست دعا

خاکسار کے خسر مکرم پی عبد الحمید صاحب بیمار ہو کر بمبئی سے علاج کے لئے یہاں آئے ہوئے ہیں۔ تپ دق کے آثار ہیں۔ جس کی وجہ سے بہت تشویش ہے۔ لہذا درویشانِ کرام اور قارئین حضرات سے ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

نیز خاکسار اپنے علاج کے لئے دو ہفتہ کی رخصت پر یہاں آیا ہوا ہے۔ خاکسار اپنے لئے بھی دعا کی درخواست کرتا ہے۔

خاکسار: محمد عمر مبلغ مدراس

حال نزیل کینانور (کیرلہ)

ہر قسم کے پرزے

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ہر ماڈل کے ٹرکوں اور گاڑیوں کے ہر قسم کے پرزہ جات کے لئے آپ ہماری خدمات حاصل کریں۔

کوالٹی اعلیٰ —— نرخ واجبی

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA-1

تار کا پتہ "AUTOCENTRE" فون نمبرز 23-1652 23-5222